ایک ایسی کتاب جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں صنفِ نازک کے اندر پائی جانے والی خوبیوں اور کمالات کو بھی ذکر کیا گیا ہے اور اُس کی خامیوں اور عیوب کو بھی واضح کیا گیا ہے، جسے پڑھ کر اِن شاء اللہ ایک عورت کو کامیاب اور بامراد ہونے کا راستہ مل سکتا ہے۔

محمد سلمان غفرلہ

فہرست

عورتوں کی اچھی صفات

عورتوں کی خامیاں

حرفِ آغاز

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی طرح بنی نوع انسان کے اندر بھی مذکر و مؤنّث یعنی مَرد و عورت کی دو صنفیں رکھی ہیں اور اس تفریق میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ مَرد و عورت کی جسمانی ساخت کے فرق کے علاوہ اُن کی گفتار، بول چال، صلاحیت و توانائی، کام کاج اور صفات

،چنانچہ مَردوں کے مُقابلے میں عورتیں

کم اور تھوڑی سی محنت کے ذریعہ زیادہ اور کثیر عنایاتِ ربّانی کو حاصل کر سکتی ہیں، جنّت تک رسائی کو اُن

۔بس ضرورت صرف اتنی سی ہے کہ اُن اوصاف و کَمالات کو سیکھ کر اپنایا

جائے جن کا شریعت نے ایک عورت سے مُطالبہ کیا ہے اور ایسی خامیوں اور کوتاہیوں سے حتی الوسع گریز

کمالات کو ذکر کیا گیا ہے تا کہ عورت اُن سے متصف ہو کر اللہ کی سچی اور نیک بندی ہونے کا ثبوت دے تو
دوسری جانب عورت کی خامیوں اور اُس کی کوتاہیوں کو بھی تفصیل سے اُجاگر کیا گیا ہے تا کہ اُن سے احتراز
کرکے عورت اپنے دنیا و آخرت کے نقصان سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر توفیق دینے والا اور وہی درست

کتاب کا اُسلوب یہ رکھا گیا ہے کہ پہلے عورتوں کی صفاتِ محمودہ اور اُن کی خوبیاں ذکر کی گئی ہیں جو تقریباً
کے بعد تقریباً پینتیس عورتوں کی بُری صفات کو خامیوں کے عنوان سے ذکر کیا

بینا

جائے اور

کوئی بات بلا دلیل نہ ہو۔ واضح رہے کہ کتابِ ہذا میں احادیث کے ذکر میں کئی جگہ تکرار ملے گا جس کی وجہ
یہ ہے کہ احادیث میں عورتوں کی صفات اور خامیوں کو بیان کرتے ہوئے ایک ایک حدیث میں کئی کئی

عورتوں کی اچھی صفات

ُ ہ صفات ذکر کی گئی ہیں جن کو اختیار کر کے عورت اپنے

َ ل عورت بن سکتی ہے، اور اِ

ِ محمودہ اور اوصافِ

پہلی صفت: مؤمن ہونا:

صفت یہ ہے کہ عورت کے اندر ایمان ہو، کیونکہ ایمان ہی اگر نہ ہو تو وہ اِنسان

جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مَردوں کو "زوجہ مؤمنہ" کے حصول کی

لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا،

وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً، تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ

شکر کرنے والا دل رکھے، ذکر کرنے والی زبان رکھے، ایسی مؤمن بیوی رکھے جو آخرت کے کاموں میں

ِ ناقص کا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اِنسان مؤمن تو ہو

ِ کامل کا درجہ

کہلاتا ہے، جس میں ایمان کے تقاضوں کو پورا کیا جاتا ہے، تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی اپنائی جاتی ہے، اور ایسے شخص کو مؤمن کامل کہتے ہیں۔ اس لئے ہر مؤمن کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جو ایمان کی نعمتِ عظمیٰ اللہ تعالیٰ نے عطاء کی ہے اُس کے کامل درجہ کو حاصل کرے یعنی تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی گزارے، جس کا حاصل یہی ہے کہ کرنے کے کاموں کو سرانجام دے اور بچنے کے کاموں سے بچے۔

دوسری صفت: نیک ہونا:

عورت کی سب سے بڑی خوبی جس میں ساری ہی خوبیاں اور بہترین صفات آجاتی ہیں وہ اس کا نیک اور صالح ہونا ہے، اور یہ بات بہت سی حدیثوں میں ذکر کی گئی ہے، بلکہ رشتے کی تلاش میں بھی اِسی کو معیار بنانے کی

کہتے ہیں کہ رسول کریم نے فرمایا: ''تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

الدُّنْيَا مَتَا عٌ، وَخَيْرُ مَتَا عِ

الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

لَيْسَ مِنْ مَتَا عِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ

مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ

مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ تقویٰ) کے بعد نیک بیوی سے

أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا

يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟

الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

أَرْبَعٌ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ تَكُونَ زَوْجَتُهُ صَالِحَةً وَأَنْ

يَكُونَ وَلَدُهُ أَبْرَارًا وَأَنْ تَكُونَ مَعِيشَتُهُ فِي بَلَدِهِ وَإِخْوَانُهُ صَالِحِيْنِ چار چیزیں انسان کی خوش

أَنْ تَكُونَ زَوْجَتُهُ

مُوَافِقَةً

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ   فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً   فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

عَذَابَ النَّارِ

حضرت عبد الرحمن ابن ابزیٰ   فرماتے ہیں: مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ عِنْدَ الرَّجُلِ كَمَثَلِ التَّاجِ الْمُتَخَوَّصِ بِالذَّهَبِ عَلَى رَأْسِ الْمَلِكِ،وَمَثَلُ الْمَرْأَةِ السُّوءِ عِنْدَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْحِمْلِ الثَّقِيلِ عَلَى الشَّيْخِ الْكَبِيرِ   جڑے ہوئے تاج کی طرح

ہے جو بادشاہ کے سر پر ہو، اور نیک آدمی کے پاس بُری عورت کی مثال اُس بھاری بھر کم بوجھ کی طرح ہے جو کسی بڑی عمر کے بوڑھے شخص پر لدا ہو۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:17143)

تیسری صفت: بااخلاق ہونا:

حسنہ کی حامل ہو، اور یہی عورت کا   اصل حسن ہوتا

ہے جس سے وہ اپنے شوہر کی نگاہ میں حسین اور محبوب ثابت ہوتی ہے اگرچہ ظاہری رنگت اور حسن اس کا ماند ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نکاح کرنے کیلئے مردوں کو عورتوں کے انتخاب

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى مَالِهَا،وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى جَمَالِهَا،وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى دِينِهَا،خُذْ ذَاتَ الدِّينِ،وَالْخُلُقِ تَرِبَتْ يَمِينُكَ

عورت سے اُس کے مال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے،اُس کے جمال و خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے،اُس کے دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، تم دینداری اور اخلاق والی عورت کو حاصل کرو، تمہارا دایاں

مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ، أَوْ قَالَ: عَبْدٌ بَعْدَ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ خَيْرًا مِّنِ امْرَأَةٍ حَسَنَةِ الْخُلُقِ،وَدُوْدٍ وَلُوْدٍ وَمَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيدَةِ اللِّسَانِ

حاصل نہیں کی جو اچھے اخلاق کی حامل ہو،(شوہر سے)خوب محبّت کرنے والی اور خوب بچے جننے والی ہو۔ اور کسی شخص نے اللہ کے ساتھ کفر اختیار کرنے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بُری چیز حاصل نہیں کی

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ أَعْطَى سَفِيهًا مَالَهُ، وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:{وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ}وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا أَوْ لَمْ يُفَارِقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ

عاءمانگتے ہیں لیکن اُن کی دعاء قبول نہیں کی جاتی: ایک وہ شخص جس نے اپنا مال کسی بیوقوف کو

دنیاوی بہت زیادہ نقصان ہورہا

ہو) لیکن وہ اُس عورت کو طلاق نہ دے، اور تیسری وہ عورت جس کا کسی پر کوئی حق ہو اور اُس نے اُس

چوتھی صفت: گناہوں سے بچنا:

درخواست کی، آپ اُهْجُرِي الْمَعَاصِي، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ، وحافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَأَكْثِري ذِكْرَ اللَّهِ، فَإِنَّكِ لَا تَأْتِينَ اللَّهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ

کی حفاظت کیا کرو کیونکہ یہ سب سے افضل جہاد ہے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو کیونکہ تم اللہ کے پاس ایسی کوئی چیز لیکر نہیں حاضر ہو سکتیں جو اُس کے نزدیک اُس کا کثرت سے ذکر کرنے سے زیادہ محبوب اور

اتَّقِ المَحَارِمَ

تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ

كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ

ہے وہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا وہ شخص جو عمل کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے؟

مَا أَعْدِلُ بِالسَّلَامَةِ شَيْئًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”أَقِلُّوا الذُّنُوبَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَلْقَوَا اللَّهَ بِشَيْءٍ يُشْبِهُ قِلَّةَ الذُّنُوبِ

(افضلیت میں) گناہ کم کرنے کے مُشابہ ہو

فرماتی ہیں: بے شک لوگوں نے اپنے دین کی سب سے عظیم چیز یعنی تقویٰ

إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضَيَّعُوا أَعْظَمَ دِينِهِمُ: الْوَرَعَ

حضرت عائشہ صدیقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْبِقَ الدَّائِبَ الْمُجْتَهِدَ فَلْيَكُفَّ عَنِ الذُّنُوبِ جسے یہ پسند ہو کہ وہ (عبادت میں) تھکنے والے اور خوب کوشش

پانچویں صفت: اللہ سے ڈرنے والی ہونا:

میں تقویٰ کا حکم کئی جگہ ہے اور ایک جگہ تو بطور خاص عورتوں ہی کو خطاب دیکر تقویٰ کا حکم دیا

وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا

خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ

الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ، إِذَا اتَّقَيْنَ اللّٰهَ

سے)خوب محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جبکہ وہ (اس کے ساتھ ساتھ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی (بھی) ہو۔(سنن کبریٰ بیہقی:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ

اتَّقَتْ رَبَّهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا، فُتِحَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقِيلَ لَهَا:ادْخُلِي مِنْ حَيْثُ شِئْتِ جو عورت بھی اپنے ربّ سے ڈرے،اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر اوراپنے شوہر کی اِطاعت کرے اُس کیلئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور اس سے کہا جائے گا

چھٹی صفت: نماز کا اہتمام کرنا:

اچھے طریقے سے

اداء کرنے کا مکمل اہتمام کرے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور سستی کا ارتکاب نہ کرے۔بروز سب سے پہلے اسی کے بارے میں سوال کیا جائے گا ؏

أَوَّلُ مَا تُسْأَلُ الْمَرْأَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عَنْ صَلَاتِهَا،ثُمَّ عَنْ بَعْلِهَا كَيْفَ عَمِلَتْ إِلَيْهِ

میں پوچھا جائے گا پھر اُس کے شوہر کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اس نے شوہر کے ساتھ

نے ایسی عورت کیلئے جنت کی بشارت سنائی ہے، جو پنجوقتہ نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنے والی

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا

وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ

جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت

لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ

بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ اگر وہ کوتاہیاں نہ ہوتیں جو وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی

أَنِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ أَمِ

الْحُورُ الْعِينُ؟ بَلْ

نِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَفَضْلِ الظِّهَارَةِ عَلَى الْبِطَانَةِ

بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اللّٰهَ

زرد ہوں گے،

أَلَا نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا

نَمُوتُ أَبَدًا، أَلَا وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْؤُسُ أَبَدًا، أَلَا وَنَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَدًا، أَلَا

وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ أَبَدًا طُوبَى لِمَنْ كُنَّا لَهُ وَكَانَ لَنَا سنو ! ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں،

ساتویں صفت: تہجد گزار ہونا:

تہجد اللہ کے محبوب و پسندیدہ اور نیک بندوں کا طریقہ ہے جس کو اختیار کرنے والے اگرچہ تھوڑے لیکن بڑے نصیبوں والے ہوتے ہیں۔ عورتوں کی صفات میں بھی بطورِ خاص اس وصف کی بڑی ہی اہمیت

رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ

فَصَلَّتْ

آٹھویں صفت: روزہ کا اہتمام کرنا:

یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ

روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے

نے جنت میں جانے والی دنیا کی عورت کو حور

بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اللهَ

اللہ تعالیٰ نے جن صفات پر مردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت اور اجرِ

وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ

روزہ رکھنے والے مرد اور عورتیں۔ یعنی یہ خوش نصیب لوگ اللہ کی مغفرت اور اجرِ عظیم کے حصول کی

تاہی نظر آتی ہے، چنانچہ بہت سی عورتیں اُن روزوں کو ٹالتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے ذمے کئی کئی سال کے روزے رہ جاتے ہیں جن کی کثرت کو دیکھ کر بعض اوقات ہمت بھی ٹوٹ جاتی ہے، حالآنکہ اولاً تو اتنے روزے جمع کرکے رکھنے ہی نہیں چاہیئے اور اگر جمع بھی ہوگئے ہوں تو اُن کی ادائیگی کوئی مشکل کام نہیں، آہستہ آہستہ حسبِ فرصت اور حسبِ طاقت ایک ایک دو دو کرکے بھی رکھے جاسکتے ہیں، ایک ساتھ رکھنا کوئی ضروری نہیں، اگر مہینے کے تین روزے بھی رکھ

نویں صفت: صدقہ و خیرات کرنا:

نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اِرشاد فرمایا: اسْتَتِرِي مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَسَدَّهَا مِنَ الشَّبْعَانِ

ایک ٹکڑے (کا صدقہ) ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ بھوکے کیلئے (کسی درجہ میں) سیر ہونے والے

بڑے اور عظیم اجر کے اِنعام کا اعلان فرمایا ہے اُن میں ایک صفت یہ بھی ہے: وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ،تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ،

فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ القِيَامَةِ اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیور ہی میں

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي

أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ

ّ ِ بُجيد

إِنَّ المِسْكِيْنَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ

یارسول اللہ! کبھی کوئی مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے لیکن میں اُسے دینے کیلئے اپنے پاس کچھ

إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا

مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ اگر تمہیں اُس کو دینے کیلئے سوائے جلے ہوئے کھر کے کچھ نہ ملے تب بھی

أَنْفِقِي وَلاَ

تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ، وَلاَ تُوعِي، فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ

گن کر دیں گے اور محفوظ کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے (اپنے

دسویں صفت: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا:

وَأَكْثِرِيْ ذِكْرَ

اللَّهِ، فَإِنَّكِ لَا تَأْتِينَ اللَّهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ

تم اللہ کے پاس ایسی کوئی چیز لیکر نہیں حاضر ہو سکتیں جو اُس کے نزدیک اُس کا کثرت سے ذکر کرنے سے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر کثرتِ ذکر کا حکم دیا ہے اوراسے فوز و فلاح کا سبب قرار دیا

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اجرِ عظیم کے اِنعام کا اعلان فرمایا ہے: ﴿وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَات أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً

وَأَجْرًا عَظِيمًا ذکر کرنے والے مرد ہوں یا ذکر کرنے والی عورتیں، ان

گیارہویں صفت: شوہر کے حقوق اداء کرنا:

عورت کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ وہ شوہر کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی ہو، اُس کے حقوق کو اداء کرتی

وَالَّذِي

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ

جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق اداء نہ کرے اور اگر شوہر اُس سے اُس کی ذات (جماع) کا سوال کرے تو بیوی کو چاہیئے کہ منع نہ کرے اگرچہ وہ پالان کی لکڑی کی پشت (یعنی اونٹ) ہی پر

حاکم کی ایک روایت میں ہے: **لَا تَجِدُ امْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا** کوئی عورت ایمان کی حلاوت کو اُس وقت تک نہیں حاصل کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو اداء نہ کرے۔(مستدرکِ حاکم:7325)

لَوْ تَعْلَمُ الْمَرْأَةُ حَقَّ الزَّوْجِ مَا

قَعَدَتْ مَا حَضَرَ غَدَاءَهُ، وَعَشَاءَهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ

ہوئے اور عورتوں سے اِرشاد فرمایا: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِذَا سَمِعْتُنَّ أَذَانَ هَذَا الْحَبَشِيِّ وَإِقَامَتِهِ فَقُلْنَ كَمَا يَقُولُ، فَإِنَّ لَكُنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ أَلْفَ أَلْفَ دَرَجَةٍ

حبشی (حضرت بلال) کی اذان اور اِقامت کی آواز سنو تو وہی کلمات کہہ لیا کرو جو یہ کہتے ہیں اِس لئے کہ تمہارے لئے اس کے ہر ہر حرف کے بدلے میں ایک لاکھ درجہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: یا

ضِعْفَانِ يَا عُمَرُ

إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ

امْرَأَةٍ أَطَاعَتْ وَأَدَتْ حَقَّ زَوْجِهَا، وَتَذْكُرُ حُسْنَهُ وَلَا تَخُونَهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ إِلَّا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ، فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا مُؤْمِنًا حَسَنَ الْخُلُقِ فَهِيَ زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِلَّا زَوَّجَهَا اللهُ مِنَ الشُّهَدَاءِ

، اس کا حق اداء کیا اور اس کی اچھائی کا تذکرہ کیا اور اپنی ذات اور شوہر کے مال میں کوئی خیانت نہیں کی مگر یہ کہ جنّت میں اُس کے اور شہداء کرام کے درمیان صرف ایک درجہ (کا فرق) ہو گا۔ پھر اگر اُس کا شوہر مؤمن اور بااخلاق ہو تو جنّت میں یہی عورت اُس کی بیوی ہو گی (جیسا کہ دنیا میں ہے) ورنہ اللہ تعالیٰ شہداء

أَوَّلُ مَا تُسْأَلُ الْمَرْأَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ صَلَاتِهَا، ثُمَّ عَنْ

بَعْلِهَا كَيْفَ عَمِلَتْ إِلَيْهِ

کے پاس آکر کہا: میں آپ کی

خدمت میں عورتوں کی جانب سے آئی ہوں، یہ جہاد جو اللہ تعالیٰ نے مردوں پر فرض کیا ہے، جس میں اگر وہ کوشش کریں تو اجر ملتا ہے اور اگر قتل کر دیے جائیں تو (شہید ہو کر) اپنے رب کے پاس زندہ ہوتے ہیں، اُنہیں رزق دیا جاتا ہے، اور ہم عورتوں کی جماعت اُن کی خدمت میں کھڑے رہتے ہیں تو ہمارے لئے اس پر کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "**أَبْلِغِي مَنْ لَقِيتِ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ طَاعَةَ الزَّوْجِ وَاعْتِرَافًا بِحَقِّهِ يَعْدِلُ ذَلِكَ وَقَلِيلٌ مِنْكُنَّ مَنْ يَفْعَلُهُ**

اور اُس کے حق کو تسلیم (کرکے اُس کی ادائیگی) کرنا یہ اسی (جہاد) کے برابر ہے لیکن تم عورتوں میں سے

يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ ابْنَتِي قَدْ أَبَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ

أَطِيْعِيْ أَبَاكِ

کی اِطاعت کرو۔ اُس لڑکی نے کہا: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں اُس وقت تک نکاح نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتادیں کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "**حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ أَنْ لَوْ كَانَتْ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا أَدَّتْ**

حَقَّهُ

وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا

أَتَزَوَّجُ أَبَدًا قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں کبھی نکاح نہیں

لَا تَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا بإذن أهْلهن

نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں جانتا ہوں، بتاؤں تمہاری کیا حاجت ہے؟ اُس خاتون نے کہا: میری

اُس خاتون نے کہا: یارسول اللہ! اُس نے مجھے پیغام

ہے؟ (یہ میں اس لئے پوچھ رہی ہوں تاکہ) اگر میرے اندر اُس حق کو اداء کرنے کی طاقت ہوگی تو میں اُس

مِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ: أَنْ لَوْ

سَالَتْ مَنْخِرَاهُ دَمًا وَقَيْحًا، وَصَدِيدًا فَلَحَسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهُ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا، لِمَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا

رہی ہو اور وہ اُس کو اپنی زبان سے صاف کرلے تب بھی اُس کے حق کو اداء نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان

وَالَّذِي بَعَثَكَ

بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ مَا بَقِيتُ فِي الدُّنْيَا

أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا

عَلَى الْمَرْأَةِ؟

فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟

ِ حاکم:

بارہویں صفت: شوہر کا شکر گزار ہونا:

کی ایک بہت بڑی اور اہم خوبی یہ ہے کہ وہ شوہر اور اس کی جانب سے ملنے والی نعمتوں اور احسانات کی قدردان اور شکر گزار ہوتی ہے، صراحۃً تو دور کی بات ہے، اِشاروں اور کنایوں میں بھی ناشکری نہیں کا کوئی عنصر نمایاں نہیں

ہوتا۔ اور یقیناً عورت کی یہ ایسی عظیم صفت ہے کہ جس سے اُس کی نعمتوں میں ظاہری و باطنی اِضافہ ہوتا رہتا ہے، رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے اور اِسی وجہ سے وہ عورت خود بھی سکھی رہتی ہے اور اُس کا

لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ

إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا

سنن کبریٰ نسائی:

نے عورتوں کی بہت سی فضیلتیں ذکر فرمائیں اور

پھر اُن فضیلتوں کو ذکر کرنے کے بعد اِرشاد فرمایا: اے سلامہ! کیا تم جانتی ہو کہ (ان عظیم فضیلتوں کی حامل

للمُتَمَتِّعاتِ، الصَّالِحَاتِ، الْمُطِيْعَاتِ لِأَزْوَاجِهِنَّ،

اللَّوَاتِيْ لَا يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وہ عورتیں جو فائدہ حاصل کرنے والی ہوں، نیک ہوں، اپنے شوہروں کی

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي

أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ

میں سب سے زیادہ کثرت سے دیکھا ہے۔وہ بولیں کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ

تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيْرَ

نے اِرشاد فرمایا: مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ

مِنْ إِحْدَاكُنَّ

أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ

أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ

إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنَعِّمِينَ" تم لوگ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔ ہم نے دریافت کیا یارسول اللہ! احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطُولَ أَيْمَتُهَا بَيْنَ أَبَوَيْهَا، وَتَعْنُسَ فَيَرْزُقَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ زَوْجًا، وَيَرْزُقَهَا مِنْهُ مَالًا، وَوَلَدًا فَتَغْضَبَ الْغَضْبَةَ فَتَقُولُ:مَا رَأَيْتُ مِنْهُ يَوْمًا خَيْرًا قَطُّ تم میں سے کوئی عورت

تک بغیر نکاح و رشتہ کے بیٹھے رہے پھر اللہ تعالیٰ اُسے شوہر (کی

نعمت) عطاء کرے اور اُس کے ذریعہ اُسے مال اور اولاد دے پھر وہ اُسی شوہر سے غصہ اور ناراض ہو کر یہ

أُرِيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا

كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

بِكُفْرِهِنَّ

يَكْفُرْنَ العَشِيرَ،

وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ

"لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

إِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ

أَوَلَسْنَ أُمَّهَاتِنَا،

وَأَخَوَاتِنَا، وَأَزْوَاجَنَا

بَلَى،وَلَكِنَّهُمْ إِذَا أُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ

ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب اُنہیں دیا جاتا ہے تو شکر نہیں اداء کرتیں اور جب مصائب میں مبتلاء ہوتی ہیں تو صبر سے کام نہیں لیتیں۔(مسند احمد:15531)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک جانب عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے، میں بھی عورتوں میں موجود تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ حَطَبِ جَهَنَّمَ

سے زیادہ جرأت کرنے والی تھی اِس لئے میں نے کہا: یارسول اللہ! کس لئے؟آپ نے فرمایا:

لِأَنَّكُنَّ إِذَا أُعْطِيتُنَّ لَمْ تَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِيتُنَّ لَمْ تَصْبِرْنَ، فَإِذَا أُمْسِكَ عَنْكُنَّ شَكَوْتُنَّ

لوگوں کو جب دیا جاتا ہے تو تم شکر نہیں کرتیں، جب تم پر آزمائش آتی ہے تو صبر سے کام نہیں لیتیں، جب تم سے کوئی چیز روک لی جاتی ہے تو تم شکوے کرنے لگ جاتی ہو۔ پھر آپ نے اِرشاد فرمایا: ”وَإِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنَعِّمِينَ“اور تم لوگ نعمت دینے والوں کی ناشکری سے بچو، میں نے کہا: یارسول

اَلْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ

الرَّجُلِ وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ الْوَلَدَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَتَقُولُ:مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ عورت کسی مَرد کے کی حیثیت)سے ہوتی ہے جس سے اُس کے دو یا تین بچے ہو جاتے ہیں اور وہ پھر بھی(شوہر سے)

تیرہویں صفت: پردہ کا اہتمام کرنا:

کے حکم پر عمل کرتے

ہوئے اپنے آپ کو اجنبیوں اور نامحرموں کے سامنے نمایاں نہ کرے ستر کو مکمل چھپانے کے ساتھ ساتھ جسم کی زینت کے مقامات کو بھی چھپائے جن میں سب سے اہم حصہ ”چہرہ“ ہے جو حسن کا مرکز کہلاتا ہے

ذریعہ ڈھانکنے کا بھرپور اہتمام کرے، بلاضرورت مردوں سے گفتگو اور

بات چیت سے احتراز کرے، اور ضرورت کے تحت بھی اپنی آواز کی نزاکت اور سریلے پن کو ظاہر نہ

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ترجمہ: تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے اور بات

چہ جدید مُعاشرہ اور فرنگی تہذیب کے دلدادہ لوگوں میں عورت کیلئے پردہ کو معیوب، قدامت پسندی اور باعثِ ذلّت سمجھا جاتا ہے لیکن عزّت وذلّت کے حقیقی مالک اور خالق کا حکم اور اُس کے نبی کا فرمان یہی ہے کہ عورت پردہ کا اہتمام کرے، یقیناً یہ عورت کیلئے باعثِ عزّ وافتخار اور اُس کے ماتھے کا جھومر ہے، اُس کا حقیقی حسن اور اُس کی خوبصورتی اِسی میں ہے کہ وہ ہر ایک کی نگاہوں کا مرکز نہ بنے۔ رحمتِ کائنات سرورِ دوعالم ﷺ نے عورت کیلئے اِسی کو سب سے بہتر قرار دیا ہے، چنانچہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں

أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ

لِلْمَرْأَةِ؟

أَلَّا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي

لَا يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَوْنَهُنَّ

اور صرف یہی نہیں کہ پردہ کرنے والی عورتیں سب سے افضل اور بہتر ہیں، بلکہ پردہ نہ کرنے والی اور اپنی زیب و زینت کا سرِعام اِظہار کرنے والی عورتیں سب سے بُری اور بدتر بھی قرار دی گئی ہیں، چنانچہ حدیث

وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ، إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ

اور وہ منافق عورتیں ہیں اُن میں سے جنت میں

صرف اسی قدر عورتیں داخل ہوں گی جتنی مقدار میں وہ کوّا ہوتا ہے جس کے ایک پاؤں میں سفیدی ہوتی ہے (یعنی بہت ہی قلیل مقدار میں کیونکہ ایسا کوّا بہت نادر اور قلیل پایا جاتا ہے) [1] بیہقی:

چینی کرنے اور اس سے انحراف کرنے والوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پردہ کا صراحۃً حکم دیا ہے جس میں بڑی وضاحت کے ساتھ عورتوں کو پردے کی تعلیم دی گئی ہے، یہ کوئی اجتہادی یا اختلافی مسئلہ نہیں ہے کہ جس کے واجب الاتباع ہونے میں تردد کیا جاسکے، امّتِ مسلمہ کا مسلّمہ و متفقہ مسئلہ ہے اور عقل و نقل کے تمام پیمانوں اور تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ ترجمہ: اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی

ایک اور جگہ عورتوں کو اپنے گھروں میں رہنے کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ﴾ ترجمہ: اور جن بوڑھی عورتوں کو نکاح کی

کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے، (مثلاً چادریں نامحرَموں

کے سامنے) اُتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور اگر احتیاط ہی رکھیں تو اُن کیلئے اور زیادہ

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ

اور (عورتوں کو چاہیئے کہ) اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے اور

.

يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِالحِجَابِ

اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک اور فاجر (اچھے اور بُرے) ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں، لہٰذا اگر

مو

پردہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے حضرات صحابیات رضی اللہ عنہن جو کہ امّت کی مقدّس

سے پردہ کیا کرتی تھیں، حالآنکہ وہاں کسی

أَوْمَتْ

امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا، كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْمَرْأَةُ

عَوْرَةٌ،فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ

ش

پاس چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے اِس لئے حاضر ہوئیں تاکہ اپنے شہید ہو جانے والے بیٹے کے بارے میں

جِئْتِ تَسْأَلِينَ

عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ؟ ئی ہو اور تم نے نقاب بھی پہنا ہوا

إِنْ أُرْزَأَ

ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مسجد میں تشریف فرماتھے کہ اچانک سے قبیلہ مُزینہ

ایک عورت زیب وزینت اختیار کر کے ناز کے ساتھ چلتی ہوئی مسجد میں داخل ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے اِرشاد

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ،وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ،فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّينَةَ،وَتَبَخْتَرْنَ فِي الْمَسَاجِدِ

چیزیں پہننے اور مسجد میں ناز کے ساتھ چلنے سے منع کرو اِس لئے کہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں کی گئی، یہاں کی عورتوں نے زینت کی چیزیں پہنی شروع کر دی تھیں اور مسجدوں میں ناز کے ساتھ چلنا

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ فِي الْخُرُوْجِ إِلاَّ مُضْطَرَّةً يَعْنِي:لَيْسَ لَهَا خَادِمٌ إِلاَّ فِي الْعِيْدَيْنِ:الأَضْحَى وَالفِطْرِ،وَلَيْسَ لَهُمْ نَصِيْبٌ فِي الطُّرُقِ إِلاَّ الْحَوَاشِيْ عورتوں کیلئے(گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ (گنجائش) نہیں ہے سوائے مجبوری کے ، جبکہ کوئی خادم نہ ہو،ہاں عیدین (کی نماز)میں نکل سکتی ہیں(لیکن اب اس کی بھی اجازت نہیں) اور(جب وہ بحالتِ مجبوری نکلیں تو)سوائے راستوں کے کنارے کے عورتوں کیلئے راستوں(کے بیچ) میں

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيقِ

عَلَيْكُنَّ حَافَّاتِ الطَّرِيقِ

راوی کہتے ہیں:"فكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ،حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالشَّيْءِ يَكُونُ فِي الْجِدَارِ مِنْ لُزُومِهَا بِهِ

اِس سے عہدِ نبوی کی عورتوں کی شرم وحیاء، پردہ کا حد درجہ اہتمام، مَردوں کے اختلاط سے پرہیز اور اللہ

چودھویں صفت: عفیف وپاکدامن ہونا:

عورت کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ وہ شرم وحیاء کی حامل، عفیف اور پاکدامن ہوتی ہے، اُس کا کسی سے کوئی ناجائز تعلّق نہیں ہوتا، خفیہ طور پر یا کھلم کھلا اُس نے اجنبی مردوں سے کسی قسم کی آشنائیاں اور فرینڈ شپ قائم نہیں کی ہوتی، کیونکہ یہ عورت کی عفت اور پاکدامنی کے سراسر خلاف ہے اور شرم وحیاء کے تقاضوں کی کھلی خلاف ورزی ہے، اگرچہ جدید مُعاشرے اور فرنگی تہذیب کے دلدادہ لوگوں میں اس کو فخر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے، لیکن اللہ اور اُس کے رسول کی نگاہ میں یہ ایک نہایت قبیح اور شرمناک حرکت ہے۔چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ

اداء کرو، بشرطیکہ ان سے نکاح کا رشتہ قائم کرکے اُنہیں پاک دامن بنایا جائے، نہ وہ صرف شہوت پوری

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ اہو گا

خَيْرُ نِسَاءِكُمُ الْعَفِيْفَةُ الغَلِمَةُ ،عَفِيْفَةٌ

فِيْ فَرْجِهَا غَلِمَةٌ عَلَى زَوْجِهَا تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہ ہے جو عفیف و

پاکدامن ہو اور شوہر کو چاہنے والی ہو، (یعنی) اپنی شرمگاہ کے اعتبار سے عفیف ہو اور اپنے شوہر کو خوب

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا،

وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ

روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت

وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ

وَالْحَافِظَاتِ

پندرھویں صفت: سیدھی سادی ہونا:

عورت کی خوبیوں میں ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ سیدھی سادی اور بھولی بھالی ہو، شاطر اور چالاک نہ ہو، کیونکہ عورت کا تیز وطرار اور شاطر ہونا اُس کی خوبی نہیں بلکہ اُس کیلئے عیب ہے جس سے وہ عموماً مرد کی زندگی کیلئے راحت رساں ثابت نہیں ہوتی۔ قرآن کریم کی ایک آیت میں بھی عورت کیلئے اُس کے سیدھے سادے ہونے کو خوبی کے طور پر بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اِرشادِ باری ہے:﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
لوگ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا اور آخرت میں پھٹکار پڑ چکی ہے

الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ

لَئِيمٌ

أَلَاتَسْمَعُونَ، أَلَا تَسْمَعُونَ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ کیا تم سنتے

نہیں ہو، کیا تم سنتے نہیں ہو، بے شک سادگی کو اِختیار کرنا ایمان میں سے ہے، بے شک سادگی کو اِختیار کرنا

زندگی کے تمام شعبوں اور پہلوؤں میں سادگی کا عنصر اُن کی پاکیزہ زندگیوں میں سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے، اِس لئے صرف عورتوں ہی کو نہیں مردوں کو بھی اِس صفت کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور تکلف بھری زندگی سے اجتناب کرنا چاہیئے، یقیناً اِسی میں سکون بھی ہے اور یہی ہمارے نبی علیہ الصلوۃ و

سولہویں صفت: حقوق و فرائض کو اداء کرنا:

ت کی ایک اہم صفت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ عورت

اپنے حقوق اور فرائض کو بحسن وخوبی پورا کرنے کا اہتمام کرنے والی ہو، چنانچہ آپ ﷺ نے اُنہیں نصیحت

وَحَافِظِيْ عَلَى الْفَرَائِضِ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ

سترہویں صفت: شوہر کو خوش کرنا:

الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ

فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ

بات کا حکم دے تو اُس کی اِطاعت کرے اور اپنی ذات اور مال میں شوہر کی مخا

کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔(سنن کبریٰ نسائی:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ"میں تمہاری اس فکر کو ابھی(نبی کریم

فرمایا:"إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ، إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ

وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کو اسی لئے فرض کیا ہے تاکہ وہ

تمہارے باقی مال کو پاک کر دے نیز اللہ تعالیٰ نے میراث کو اس لئے مقرر کیا ہے تاکہ وہ تمہارے بعد

والوں کو مل سکے۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر"اللہ اکبر"

أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ،

إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ

ایک حدیث میں خوش بختی کی چیزوں کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم نے اِرشاد فرمایا: فَمِنَ السَّعَادَةِ:الْمَرْأَةُ تَرَاهَا تُعْجِبُكَ

حاکم:

اٹھارہویں صفت:شوہر کی اِطاعت کرنا:

عورت کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ شوہر کی اطاعت گزار اور فرماں بردار ہوں،اُس کے حکم پر عمل کرنے کیلئے اُس کے چشمِ اَبرو کی منتظر ہو،اُس کی اطاعت اور پیروی کرنے کو سعادت مندی، باعثِ اجر و ثواب اور اپنے لئے نجات کا سبب سمجھتی ہو۔احادیثِ طیّبہ میں بڑی کثرت اور شدّو مد کے ساتھ عورت کی

نبی کریم خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ،إِذَا اتَّقَيْنَ اللّٰهَ

تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو(شوہر سے)خوب محبت کرنے والی،زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جبکہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو۔(سنن کبریٰ بیہقی:

وَتُطِيعُهُ إِذَا

أَمَرَ سنن کبریٰ نسائی:

نے انسان کے جمع کردہ بہترین مال میں سے ایک وہ عورت بھی قرار دی ہے جو شوہر کی

أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، إِذَا

نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ کیا میں تمھیں وہ بہترین چیز نہ

ایک روایت میں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا،وَصَامَتْ شَهْرَهَا،وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا،وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا،دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے

فُتِحَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقِيلَ لَهَا:ادْخُلِي مِنْ

حَيْثُ شِئْتِ

أَلَا إِنَّ النَّارَ خُلِقَتْ لِلسُّفَهَاءِ، وَهِيَ

لِلنِّسَاءِ إِلَّا الَّتِي أَطَاعَتْ قَيِّمَهَا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: **مَسْأَلَةٌ وَّاحِدَةٌ يَتَعَلَّمُهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَخَيْرٌ لَهُ مِنْ عِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ وَالْمَرْأَةُ الْمُطِيْعَةُ لِزَوْجِهَا وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ بِغَيْرِ حِسَابٍ**

کی اولاد میں سے ایک غلام

آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ بیشک طالبِ علم، شوہر کی اطاعت کرنے والی عورت اور اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی اولاد یہ سب بغیر کسی حساب کے جنّت میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ داخل ہوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: **يَسْتَغْفِرُ لِلْمَرْأَةِ الْمُطِيعَةِ لِزَوْجِهَا الطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ وَالْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَا دَامَتْ فِي رِضَا زَوْجِهَا، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ عَصَتْ زَوْجَهَا فَعَلَيْهَا لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ كَلَّحَتْ فِي وَجْهِ زَوْجِهَا فَهِيَ فِي سَخَطِ اللَّهِ إِلَى أَنْ تُضَاحِكَهُ وَتَسْتَرْضِيَهُ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ دَارِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ**

شوہر کی رضا اور خوشنودی کی حالت میں ہو اُس کیلئے فضاء میں پرندے، پانی میں مچھلیاں، آسمان میں فرشتے اور چاند اور سورج سب دعاء کرتے رہتے ہیں۔ جس عورت نے اپنے شوہر کی نافرمانی کی اُس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جس عورت نے اپنے شوہر (کو ناراض کر کے

نوٹ

ﷺ کا اِرشاد ہے: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ مسلمان پر پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام کاموں

حضرت نوّاس بن سمعان نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کے کام میں شوہر کی اِطاعت نہیں کی جائے گی، چنانچہ روایت میں ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک انصاری خاتون کی بیٹی جس کی اُس نے شادی کر دی تھی، اُس کے بال جھڑ گئے تو وہ خاتون اپنی بیٹی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ مسئلہ دریافت

إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا

لاَ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلاَتُ

انیسویں صفت: شوہر سے محبت کرنے والی ہونا:

خَيْرُ

نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ

سنن کبریٰ بیہقی:

خَيْرُ نِسَاءِكُمُ

الْعَفِيْفَةُ الغَلِمَةُ، عَفِيْفَةٌ فِيْ فَرْجِهَا غَلِمَةٌ عَلَى زَوْجِهَا

بیسویں صفت: خوب بچوں والی ہونا:

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ اُس سے خوب اولاد کے حصول کا فائدہ ہو کیونکہ یہ تکثیرِ امّت یعنی نبی کریم ﷺ کی امّت میں کثرت کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بہت سی حدیثوں میں ایسی عورتوں سے نکاح کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جو زیادہ بچے جننے والی ہو، اور یہ بات لڑکی کے خاندان کی عورتوں، بالخصوص بہنوں، ماں، خالہ اور نانی وغیرہ کو دیکھ کر معلوم ہوسکتی ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت

إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ، أَفَأَتَزَوَّجُهَا؟

تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ

(

تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ

الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[1] بیہقی:

عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ

أَرْحَامًا، وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ

ہیں(یعنی لبِ شیریں یا گفتار

ہو جاتی ہیں۔(سنن کبریٰ بیہقی

اکیسویں صفت: شوہر کی غم گسار ہونا:

عورت کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ شوہر اگر غمگین ہو تو اُس کی دلجوئی اور غم گساری کرے تا کہ اُس کی

خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ

الْمُوَاسِيَةُ، إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو (شوہر سے) خوب محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جبکہ وہ (اس کے ساتھ ساتھ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی (بھی) ہو۔(سنن کبریٰ بیہقی:

بائیسویں صفت: شوہر کے مال، عزّت اور بچوں وغیرہ کی حفاظت کرنے والی ہو:

احادیث طیبہ میں نبی کریم ﷺ نے بہترین عورت کی صفات میں ایک اہم صفت یہ ذکر کی ہے کہ وہ حفاظت کرنے والی ہو، چنانچہ ایک حدیث میں اِرشاد فرمایا:"إِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ"یعنی جب شوہر گھر

وَتَغِيبُ فَتَأْمَنُهَا عَلَى نَفْسِهَا، وَمَالِكَ

یعنی اگر تم موجود نہ ہو تو تمہیں اُس پر اُس کی ذات اور اپنے مال میں امن و اعتماد ہو (یعنی وہ اپنی عزّت و آبرو اور تمہارے مال میں خیانت کی مرتکب نہ ہو)۔(مستدرکِ حاکم:2684)

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ

صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ

ین عورتیں قریش کی ہیں جو چھوٹے بچوں پر بہت شفیق ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے اس

تئیسویں صفت: دین اور آخرت کے کاموں میں شوہر کا معاون ہونا:

دین کے کاموں میں اور آخرت کے اُمور میں مُعاون و

مدد گار ثابت ہو، اُس کے ساتھ دین کے کاموں میں مدد کرے، چنانچہ نماز و روزہ کی رغبت دلانا، حرام و ناجائز کاموں سے بچنے کی تلقین کرنا، نیکی اور خیر کے کاموں کی جانب شوہر کو آمادہ کرنا سب اسی کی شکلیں

وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً،

تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ

وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ

النِّسَاءُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ:

صِنْفٌ كَالْوِعَاءِ تَحْمِلُ وَتَضَعُ، وَصِنْفٌ كَالْعُرِّ وَهُوَ الْجَرَبُ، وَصِنْفٌ وَدُودٌ وَلُودٌ مُسْلِمَةٌ تُعِينُ زَوْجَهَا عَلَى إِيمَانِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْكَنْزِ

ور بچے جنتی ہیں دوسری وہ قسم جو خارش کی طرح (بالکل بے فائدہ بلکہ تکلیف دہ ثابت) ہوتی ہیں، تیسری قسم وہ (شوہروں سے) خوب محبت کرنے والی، خوب بچے جننے والی مسلمان عورت

رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ، نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى، نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ اللہ اُس مرد پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اُٹھائے، اگر وہ اِنکار کرے تو (اُٹھانے کیلئے) اُس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔ اور اللہ اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو اُٹھائے، اگر وہ

چوبیسویں صفت: دنیا کے کاموں میں شوہر کا معاون ہونا:

میں بھی شوہر کیلئے مُعاون و مددگار

ثابت ہوتی ہے، اس کے دنیا کے کاموں کو سنوارتی ہے، ممکنہ حد تک اس کا ہاتھ بٹاتی ہے، وہ کسی مصیبت میں ہو تو اس کی مدد کرتی ہے۔ چنانچہ روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”يَا مُعَاذُ قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَزَوْجَةً صَالِحَةً تُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دُنْيَاكَ وَدِينِكَ خَيْرُ مَا اكْتَسَبَهُ النَّاسُ اے معاذ! شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایسی نیک بیوی جو تمہارے دنیا و دین کے اُمور میں تمہاری مددگار ثابت ہو، اُسے حاصل کرو، یہ اُن تمام چیزوں

شوہر کے ساتھ تعاون کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ دینی اور دنیاوی اُمور میں اپنے شوہر کا ساتھ دیا

نہ ہو، ورنہ ظالم کا ساتھ نہیں دیا جائے گا۔ بہت سی عورتوں میں یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ اپنے بھائی بہن، ماں باپ وغیرہ کی باتوں میں آکر شوہر کے خلاف بولنے اور کرنے لگ جاتی ہیں، لڑائی جھگڑے میں شوہر کے خلاف اپنے گھر والوں کا ساتھ دیتی ہیں، بعض اوقات یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ شوہر کے حق پر ہونے کے باوجود بھی بیوی اُس کے خلاف اپنے گھر والوں کی حمایت اور مدد میں لگی رہتی ہے اور اس کی وجہ

النِّسَاءُ ثَلَاثٌ:اِمْرَأَةٌ عَفِيفَةٌ مُسْلِمَةٌ هَيِّنَةٌ لِينَةٌ وَدُودٌ، تُعِينُ أَهْلَهَا عَلَى الدَّهْرِ، وَلَا تُعِينُ الدَّهْرَ عَلَى أَهْلِهَا، وَقَلِيلٌ مَا تَجِدُهَا، وَامْرَأَةٌ كَانَتْ وِعَاءً لَمْ تَزِدْ عَلَى أَنْ تَلِدَ الْوَلَدَ، وَثَالِثَةٌ غُلٌّ قَمْلٍ يَجْعَلُهَا اللهُ فِي عُنُقِ مَنْ يَشَاءُ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ نَزَعَهُ عورتیں تین طرح کی ہوتی ہیں: ایک وہ عفیف و پاکدامن مسلمان عورت جو آسان ہو (یعنی کم مہر اور کم خرچہ کے ساتھ بآسانی حاصل ہو جائے) اور نرم خُو (نرم مزاج رکھنے والی) ہو، (شوہر سے) خوب محبّت کرنے والی ہو اور سارے زمانے کے خلاف اپنے شوہر کی مدد کرتی ہو، اپنے شوہر کے خلاف سارے زمانے کی مدد نہ کرتی ہو۔ اور ایسی عورت تمہیں بہت کم ملیں گی۔ اور دوسری وہ عورت جو ایک برتن کی مانند ہو، سوائے بچے جننے کے اُس کا اور کوئی فائدہ نہ ہو۔ تیسری وہ عورت جو جوؤں کے طوق کی مانند (تکلیف دہ بوجھ) ثابت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اُسے جس کے گلے میں چاہتے ہیں مسلّط کر دیتے ہیں،

فائدہ ل کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی غُلٌّ قَمْلٍ

قیدی کو پکڑ کر اُس کے گلے میں بالوں والی کھال کا طوق بنا کر ڈال دیا جاتا تھا جس سے اُن بالوں میں جوئیں پڑ جاتی تھیں اور اس طرح وہ طوق دو گنی مشقّت کا باعث بن جاتا تھا، یعنی ایک طوق کی مشقت اور دوسری جوؤں کی پریشانی۔ اور مُحاورے میں اِس سے مُراد وہ بد اخلاق عورت لی جاتی ہے جس کا مہر بھی خوب زیادہ

پچیسویں صفت: شیریں گفتار ہونا:

کامیاب اور خوشگوار زندگی کے حصول میں ایک بڑی اہم چیز یہ ہوتی ہے کہ عورت اپنی زبان کے اعتبار سے شیریں گفتار اور میٹھے بول بولنے والی ہو، اس کے انداز اور لہجے میں مٹھاس اور گفتگو میں اپنائیت ہو، کیونکہ اِس کے ذریعہ وہ اپنے شوہر کے دل کو جیت سکتی ہے اور اس کی نگاہ میں بآسانی اپنا مقام بنا سکتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا، وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ

سنن کبریٰ بیہقی:

چھبیسویں صفت: تھوڑے مال پر راضی ہونا:

سابقہ حدیث ہی میں عورت کی ایک بہترین صفت اور خوبی یہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ وہ ہر حال میں قانع اور

ایسی بڑی خوبی اور عظیم صفت ہے جس سے اس کی دنیا بھی جنّت بنتی ہے اور آخرت بھی، اللہ بھی خوش ہوتا ہے اور شوہر بھی۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کنواری عورتوں سے نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے فوائد

فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا، وَأَرْضَى بِالْيَسِيْرِ

ہوتی ہیں(یعنی لبِ شیریں یا شیریں گفتار کی حامل)اورزیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں۔(سنن کبریٰ بیہقی:

ستائیسویں صفت:شوہر کی قسم کو پورا کرنا:

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ شوہر کی قسم کو پورا کرتی ہے ،چنانچہ ایک روایت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ”زوجہ صالحہ “یعنی نیک بیوی کی صفات کو ذکر کرتے ہوئے ایک یہ صفت یہ بیان فرمائی

وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ

مکمل روایت یہ ہے:حضرت ابوامامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ

تقویٰ)کے بعد نیک بیوی سے زیادہ بہتر کوئی چیز حا

پاک سیرتی سے)اس کا دل خوش کرتی ہے جب وہ اس کو قسم دیتا ہے تو اس قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس

رت یہ ہے کہ شوہر اگر بیوی کو قسم

)دوسرا مطلب یہ ہے کہ شوہر بیوی کو قسم دے کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم یہ نہ کرنا تو وہ اس قسم

)ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شوہر نے

اٹھائیسویں صفت: کم مہر والی ہونا:

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ کم مہر والی ہو، اِس لئے کہ زیادہ مہر والی ہونا عورت کیلئے کوئی باعثِ عزّو افتخار نہیں، چنانچہ حدیث میں آتا ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد

خَيْرُهُنَّ أَيْسَرُهُنَّ صَدَاقاً

أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا،أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً

خَيْرُ نِسَاءِ أُمَّتِي

أَصْبَحُهُنَّ وُجُوْهًا وَأَقَلُّهُنَّ مُهُوْرًا

انتیسویں صفت: بچوں پر شفیق و مہربان ہونا:

عورت کی ایک بہترین صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ شفقت اور محبّت کا سلوک کرنے والی ہو کیونکہ اس صفت کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت بچوں پر توجہ دیتی ہے، اُن کا خیال رکھتی ہے، اُن کی صفائی ستھرائی، کھلانے پلانے اور سلانے وغیرہ کا بروقت اہتمام کرتی ہے، ان کے اخلاق کی درستگی اور اصلاح وتربیت پر توجہ دیتی ہے جس سے بچے بہت اچھی طرح پنپتے اور پرورش پاتے ہیں اور ایک اچھے اور

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ

صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ

پر بہت شفیق ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے اس

مائی، اُس نے دونوں بچوں کو

ایک ایک کھجور دی، ایک بچہ رونے لگا تو اُس نے (تیسری کھجور میں سے) ہر ایک کو آدھی کھجور دیدی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (یہ منظر دیکھا تو) فرمایا: ”حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ رَحِيمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ

رحم کرنے والی ہوتی ہیں، اگر وہ کوتاہیاں نہ ہوتیں جو وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو اُس میں سے

تیسویں صفت: اس کا شوہر اس سے راضی ہو:

حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ نبی کریم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اتَّقِينَ اللَّهَ وَالْتَمِسُوا مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكُنَّ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَقُّ زَوْجِهَا، لَمْ تَزَلْ قَائِمَةً مَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ ں کی جماعت! تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے شوہروں کی خوشنودی کو طلب کرو اِس لئے کہ عورت اگر جان لے کہ (اُس پر) اُس کے شوہر کا کیا حق ہے تو وہ صبح و شام کا کھانا لیکر کھڑی

اکتیسویں صفت: شوہر کو منانے والی ہونا:

ہم خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ شوہر کے ناراض اور غصہ ہو جانے کی صورت میں مضطرب اور بے قرار ہو جاتی ہے اور اُسے اُس وقت تک قرار نہیں آتا جب تک کہ وہ اپنے روٹھے ہوئے شوہر کو

یقیناً یہ ایسی عظیم اور بہترین صفت ہے جس کی وجہ سے کبھی فاصلے باقی نہیں رہتے، دوریاں اور جدائیاں پیدا نہیں ہوتیں، نفرتوں اور عداوتوں کی آگ اولاً تو جلتی ہی نہیں اور اگر جل بھی جائے تو اُسے سلگنے اور گھر

أَلَا أُخْبِرُكُمْ

بِنِسَائِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

الْوَدُودُ، الْوَلُودُ، الْعَؤُودُ عَلَى زَوْجِهَا، الَّتِي إِذَا آذَتْ أَوْ أُوذِيَتْ، جَاءَتْ حَتَّى تَأْخُذَ بِيَدِ زَوْجِهَا، ثُمَّ تَقُولُ:وَاللهِ لَا أَذُوقُ غُمْضًا حَتَّى تَرْضَى وہ جو شوہر سے خوب محبت کرنے والی، خوب بچے جننے والی، اپنے شوہر کی طرف کثرت سے لوٹنے والی ہو، وہ جب اپنے شوہر کو تکلیف پہنچادے یا اُن کو تکلیف پہنچادی جائے تو آکر اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے اور کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں ذرہ بھر نہیں سوؤں گی جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں۔(سنن کبریٰ نسائی:

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِنِسَائِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟

اِرشاد فرمایا: الْوَلُودُ الْوَدُودُ الَّتِي إِذَا غَضِبَتْ أَوْ أُغْضِبَتْ قَالَتْ: يَدِي فِي يَدِكِ لَا أَكْتَحِلُ بِغُمْضٍ

ہو جائے یا اُسے غصہ دلا دیا جائے تو (اپنے شوہر سے) کہتی ہے: میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے، میں ذرہ بھر

بتیسویں صفت: نظریں جھکا کر رکھنا:

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اُس کی نگاہ شرم و حیاء کی وجہ سے جھکی ہوتی ہے، اور اِسی میں عورت کا حسن ہے کہ وہ شرمیلی اور نگاہیں نیچے رکھنے والی ہو۔ اگرچہ جدید مُعاشرے میں عورت کیلئے اِس کو خوبی اور کمال سمجھا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خود اعتمادی کے ساتھ ہر ایک سے گفتگو کر سکے، لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ عورت کا حسن نہیں بلکہ اُس کیلئے خامی اور عیب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنّتی حوروں کی خوبیاں اوران کی بہترین صفات کو بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بھی ذکر فرمائی ہے:

فِيْهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْف

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ

سلمہ إِنَّه يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَّنْظُرْنَ إِلَى الرِّجَالِ،

كَمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَّنْظُرُوا إِلَى النِّسَاءِ

تینتیسویں صفت: گھر کے کام کاج کرنا:

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اجر و ثواب کے حصول اور اپنی ذمّہ داریوں کی ادائیگی کیلئے شوق اور دلچسپی کے ساتھ اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہے، بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے، شوہر کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتی ہے، کھانا پکانا، صفائی ستھرائی، کپڑوں کی دھلائی اور دیگر چھوٹے موٹے ہر طرح کے کام کرنے میں مصروف و مشغول رہتی ہے، اور اسے یہ سارے کام کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوتے، اور نہ ہی ان کاموں کو وہ اپنے لئے عار اور عیب کا باعث سمجھتی ہے، اِسی وجہ سے احادیثِ طیبہ میں عورت کیلئے ان کاموں پر اجر و

ذَهَبَ الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ، يُجَاهِدُونَ وَلَا نُجَاهِدُ

مِهْنَةُ إِحْدَاكُنَّ فِي بَيْتِهَا

تُدْرِكُ جِهَادَ الْمُجَاهِدِينَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

تُبَشِّرُ الرِّجَالَ بِكُلِّ خَيْرٍ وَلَا تُبَشِّرُ النِّسَاءَ؟ یا رسول اللہ! آپ مَردوں کو ہر قسم کی بھلائیوں کی بشارت سناتے ہیں، عورتوں کو بشارت نہیں سناتے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: تمہاری سہیلیوں نے تمہیں یہ پوچھنے کیلئے بھیجا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اُنہوں نے ہی مجھے بھیجا

أَفَمَا تَرْضَى إِحْدَاكُنَّ أَنَّهَا إِذَا كَانَتْ حامِلًا مِنْ زَوْجِهَا، وَهُوَ عَنْهَا رَاضٍ أَنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا أَصَابَهَا الطَّلْقُ لَمْ يَعْلَمْ أَهْلُ السَّمَاءِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ مَا أُخْفِيَ لَهَا مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

جب اپنے شوہر سے حاملہ ہوتا ہے اور وہ شوہر اس سے راضی بھی ہو تو اس کیلئے روزہ دار اور اللہ کے راستے

فَإِذَا وَضَعَتْ لَمْ

يَخْرُجْ مِنْهَا جُرْعَةٌ مِنْ لَبَنِهَا، وَلَمْ يَمُصَّ مَصَّةً إِلَّا كَانَ لَهَا بِكُلِّ جُرْعَةٍ وَبِكُلِّ مَصَّةٍ حَسَنَةٌ

فَإِنْ أَسْهَرَها لَيْلَةً كَانَ لَهَا مِثْلُ أَجْرِ سَبْعِينَ رَقَبَةً تُعْتِقُهُنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

للمُتَمَتِّعاتِ،

الصَّالِحَاتِ، الْمُطِيْعَاتِ لِأَزْوَاجِهِنَّ، اللَّوَاتِي لَا يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ

لی ،نیک اور اپنے شوہروں کی اِطاعت کرنے والی ہوں، وہ جو اپنے شوہروں کی ناشکری نہ کرتی

ایک دفعہ نبی کریم جبکہ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے،حضرت اسماء بنت یزید

عورتوں کی جانب سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہوں۔ مشرق و مغرب کی ہر عورت جس کو میرے اس آنے (اور آپ سے مسئلہ پوچھنے) کا علم ہو گا وہ ضرور میری رائے سے اتفاق کرے گی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو مَردوں اور عورتوں کی طرف حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، ہم آپ پر اور آپ کے معبود پر ایمان لائے ہیں جس نے آپ کو بھیجا ہے، بیشک ہم عورتوں کی جماعت آپ مَردوں کے گھروں میں محصور و مقصور ہو کر بیٹھے ہوتے ہیں، آپ کی خواہشات کو ہورا کرتے ہیں، آپ مَردوں کی اولاد سے حاملہ ہوتے ہیں، اور بیشک آپ مَردوں کی جماعت کو ہم عورتوں پر جمعہ، جماعت کی نماز، مریض کی عیادت کرنے، جنازوں میں حاضر ہونے اور حج کے بعد حج کرنے کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے اور اِن سب سے افضل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے (اور اس میں بھی مَردوں ہی کا حصہ ہے) اور بیشک آپ مَردوں میں سے کسی شخص کو جب حج یا عمرہ کیلئے یا سرحدوں کی حفاظت کیلئے نکالا جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ مَردوں کے مالوں کی حفاظت کرتے ہیں، آپ کے کپڑوں کو بنتے

هَلْ سَمِعْتُمْ مَقَالَةَ امْرَأَةٍ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ مَسْأَلَتِهَا فِي أَمْرِ دِينِهَا مِنْ هَذِهِ؟

خوبصورت ہو ؟حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مَا ظَنَنَّا أَنَّ امْرَأَةً تَهْتَدِي إِلَى مِثْلِ هَذَا

اِنْصَرِفِي أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ، وَأَعْلِمِي مَنْ خَلْفَكِ مِنَ النِّسَاءِ

أَنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ إِحْدَاكُنَّ لِزَوْجِهَا، وَطَلَبَهَا مَرْضَاتِهِ، وَاتِّبَاعَهَا مُوَافَقَتَهُ تَعْدِلُ ذَلِكَ كُلَّهُ

رضاء و خوشنودی کی طلب میں رہنا اور (تمام کاموں میں) اس کی موافقت کی پیروی کرنا اِن تمام (مَردوں کی فضیلت میں ذکر کردہ) عبادتوں کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ خاتون خوشی کے عالَم میں تہلیل اور

چونتیسویں صفت: علم حاصل کرنا:

عورت کی ایک بہترین صفت یہ ہے کہ وہ حصولِ علم کیلئے کوشاں رہے، دینی مسائل کے سیکھنے سکھانے اور اُن کو مستند ذرائع سے حاصل کرنے کیلئے سرگرمِ عمل رہے، کوئی مسئلہ اگرچہ وہ شرم وحیاء ہی کا ہو لیکن اُس کے پوچھنے میں شرم اور عار نہ سمجھے، کیونکہ اِسی سے دین کا صحیح رُخ سمجھ آتا ہے اور ضلالت و گمراہی سے حفاظت ہوتی ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسائلِ دینیہ کے سیکھنے اور اُنہیں دریافت کرنے کیلئے صرف صحابہ کرام ہی نہیں بلکہ صحابیات رضی اللہ عنہن بھی تشریف لایا کرتی

ّ المو نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ

يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ، وَأَنْ يَسْأَلْنَ عَنْهُ انصار کی عورتیں کیا ہی بہتر ہیں اُنہیں دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے اور دینی مسئلہ کو دریافت کرنے میں کوئی شرم وحیاء مانع نہیں

پینتیسویں صفت: شوہر کیلئے زیب و زینت اختیار کرنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وقَّت رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ الرَّجُلُ عَانَتَهُ كُلَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، وَأَنْ يَنْتِفَ إِبِطَهُ كُلَّمَا طَلَعَ، ولاَ يَدَعْ شَارِبَيْهِ يَطُولانِ، وَأَنْ يُقَلِّمَ أَظْفَارِهِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَأَنْ يَتَعَاهَدَ الْبَرَاجِمَ إِذَا تَوَضَّأَ، فَإِنَّ الْوَسَخَ إِلَيْهَا سَرِيعٌ، وَاعْلَمْ أَنَّ لِنَفسكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَأَنَّ لِرَأْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَأَنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَيْسَ يَنْبَغِي إِلا أَنْ يَتَعَاهَدْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِأَنْفُسِهِنَّ وَلِأَزْوَاجِهِنَّ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَإِنَّ لَكُمْ حَفَظَةٌ يُحِبُّونَ الرِّيحَ الطَّيِّبَ كَمَا تُحِبُّونَهَا وَيَكْرَهُونَ الرِّيحَ الْمُنْتِنَةَ كَمَا تَكْرَهُونَهَا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیرِ ناف بالوں کی صفائی کیلئے (زیادہ سے زیادہ) چالیس دن کا وقت مقرر کیا ہے، اور یہ کہ اپنے بغل کے بالوں کو جب بھی وہ نکلیں اُنہیں صاف کر دیں اور اپنی مونچھوں کو لمبا ہونے کیلئے نہ چھوڑ دیں اور یہ کہ اپنے ناخنوں کو جمعہ سے جمعہ کاٹ لیا کریں اور یہ کہ وضو کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کے جوڑوں (کی صفائی) کا خیال رکھیں، اِس لئے کہ میل کچیل اُس تک بہت تیزی سے پہنچتا ہے، اور جان لو کہ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے سر کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اور عورتوں کیلئے یہی مناسب ہے کہ وہ اپنے لئے اور اپنے شوہروں کیلئے اپنی ذات کا خیال رکھیں، اور بیشک اللہ عزّوجلّ خوبصورت ہیں، خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں، اور بیشک تمہاری حفاظت کیلئے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو اچھی خوشبو اسی طرح پسند کرتے ہیں جیسے تم پسند کرتے ہو، اور بدبو کو اسی طرح ناپسند کرتے

چھتیسویں صفت: شوہر کی مرضی اور اِجازت سے چلنا:

مرضی سے کوئی کام نہ کرے تاکہ شوہر کی منشاء کے خلاف کسی کام کے کرنے میں اُسے تکلیف کا سامنا نہ ہو، ایسی عورت یقیناً اپنی تمام حرکات و سکنات میں شوہر کیلئے راحت رساں ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کئی چیزوں میں عورت کیلئے شوہر کی اِجازت کو ضروری قرار دیا ہے، ذیل میں مختلف عنوانات کے تحت اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

نفلی روزہ رکھنے میں شوہر کی اِجازت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: ”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ أَنْ يَصُمْنَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

لَا تَصُومَنَّ

امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

کہنے لگی: يَا نَبِيَّ اللَّهِ!مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ؟ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے، آپ

لَا تَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِلَّا الْفَرِيضَةَ، فَإِنْ فَعَلَتْ أَثِمَتْ وَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهَا

کہ فرض کے علاوہ کوئی روزہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے، پس اگر اُس نے رکھا تو وہ گناہ گار ہو گی

أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَصُومُ

تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

میں شوہر کی اِجازت لینے کا حکم اُس وقت ہے جبکہ شوہر موجود ہو، اور

اگر وہ سفر وغیرہ میں ہو تو یہ اِجازت ضروری نہیں ہوتی، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے

ہیں: "لَا تَصُومُ تَطَوُّعًا وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ" شوہر کی موجودگی میں عورت نفلی روزہ شوہر کی اِجازت

أَيَحِلُّ لِي أَنْ آخُذَ مِنْ

دَرَاهِمِ زَوْجِي؟

اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: أَيَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حُلِيِّكِ؟ یہ بتاؤ کہ کیا اُس (شوہر) کیلئے

فَهُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكِ حَقًّا

لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

شوہر کی اِجازت کے بغیر خرچ نہ کرے، پوچھا گیا، یارسول اللہ! کیا کوئی کھانے کی چیز بھی نہیں؟

ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا

مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى

الْمَرْأَةِ؟ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "مَا لِامْرَأَةٍ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ

زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا، وَلَا أَنْ تُعْطِيَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ روا نہیں کہ

اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اس کے گھر سے نکلے اور نہ ہی اُس کیلئے یہ درست ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر

ایک اور روایت میں ہے کسی عورت نے نبی کریم سے دریافت کیا: مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى

زَوْجَتِهِ؟ لَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا

بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ اللَّهِ، وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ، وَمَلَائِكَةُ الْغَضَبِ حَتَّى تَتُوبَ أَوْ

تَرْجِعَ

نے ایسا کیا تو اللہ کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور غضب کے فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ

لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ فِي

مَالِهَا، إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا، إِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا

عورت کے مال سے مُراد یا تو شوہر ہی کا مال ہے جو اُس نے بیوی کے پاس رکھوایا ہے اور اُس کو عورت کا مال مجازی طور پر کہہ دیا گیا ہے، اِس صورت میں عورت کیلئے شوہر کی اِجازت کے بغیر عورت کا اُس مال میں تصرّف کرنا ناجائز ہے، اور اگر اُس مال سے حقیقۃً عورت ہی کا ذاتی مال ہو تب بھی عورت کو شوہر کی اِجازت کے بغیر اُس میں تصرّف کرنے سے منع کیا گیا ہے، اِس لئے کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے لہٰذا اُس کیلئے

میں بھی شوہر کی اِجازت اور اُس کے مشو

نعت تنزیہی ہوگی

وَلَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَهِكَ شَيْئًا

مِنْ مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا کسی عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اُس کے مال

زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

حضرت معاذ بن جبل نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تَأْذَنَ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ كَارِهٌ، وَلَا تَخْرُجَ وَهُوَ كَارِهٌ، وَلَا تُطِيعَ فِيهِ أَحَدًا،وَلَا تُخَشِّنَ بِصَدْرِهِ، وَلَا تَعْتَزِلَ فِرَاشَهُ، وَلَا تَضْرِبَهُ، فَإِنْ كَانَ هُوَ أَظْلَمَ، فَلْتَأْتِهِ حَتَّى تُرْضِيَهُ، فَإِنْ كَانَ هُوَ قَبِلَ، فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَقَبِلَ اللَّهُ عُذْرَهَا، وَأَفْلَحَ حُجَّتَهَا، وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَإِنْ هُوَ أَبِي بِرِضَاهَا عَنْهَا، فَقَدْ أَبَلَغَتْ عِنْدَ اللَّهِ عُذْرَهَا ۔ آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے گھر میں کسی کو آنے کی اِجازت دے جبکہ شوہر اُسے ناپسند کرتا ہو، شوہر کے ناپسند ہونے کی حالت میں گھر سے نہ نکلے، شوہر کے بارے میں کسی کی اِطاعت نہ کرے،شوہر کو غصہ دلا کر نہ بھڑکائے،شوہر کے بستر سے الگ نہ رہے،شوہر کو (اپنے ہاتھ یا زبان وغیرہ سے)نہ مارے، پس اگر شوہر ہی ظلم کرنے والا ہو تو عورت کو چاہیئے کہ شوہر کے پاس آکر اُسے راضی کرے،پس اگر شوہر (اُس کے عذر کو) قبول کرلے تو بہت ہی اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس کے عذر کو قبول کرلیں گے اور اُس کی حجّت کو کامیاب کردیں گے اور شوہر پر کوئی گناہ بھی نہ رہے گا، لیکن اگر شوہر

۔ حاکم:

إِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

نے ہمیں اس بات سے منع فرمایاہے کہ ہم عورتوں کے پاس اُن کے شوہروں کی اِجازت

ہیں؟لوگوں نے بتایا کہ نہیں،وہ واپس چلے گئے پھر کسی موقع

پر دوبارہ اِجازت لینے کیلئے کسی کو بھیجا اور اِجازت ملنے پر وہی سوال کیا کہ کیا وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟

لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں! وہ موجود ہیں،تب حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس

داخل ہوئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ حِينَ لَمْ تَجِدْنِي

هَاهُنَا ِ موجودگی میں کون سی چیز آپ کو داخل ہونے سے روک رہی تھی؟حضرت عَمرو بن

نے فرمایا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم عورتوں کے پاس اُن کے شوہر نہ ہونے کی

حضرت عبد اللہ بن عباس کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: لَا تَأْذَنُ امْرَأَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَقُومُ مِنْ فِرَاشِهَا فَتُصَلِّيَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ کوئی عورت اپنے شوہر سے

نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُكَلِّمَ النِّسَاءَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

.

لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْطَلِقَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

ہو یعنی اتنا مال ہو کہ جس سے عورت پر حج پر جا سکتی ہے

م بھی ہو تو اُس پر حج فرض ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں شوہر کو روکنے کی

اِجازت نہیں، البتہ نفلی حج میں شوہر کی اِجازت کے بغیر جائز نہیں۔ کما فی البدائع وَلَوْ كَانَ مَعَهَا مَحْرَمٌ فَلَهَا أَنْ تَخْرُجَ مَعَ الْمَحْرَمِ فِي الْحَجَّةِ الْفَرِيضَةِ مِنْ غَيْرِ إذْنِ زَوْجِهَا عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ بِغَيْرِ إذْنِ زَوْجِهَا

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں :"قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَيْسَ لِذَاتِ زَوْجٍ وَصِيَّةٌ فِي مَالِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا نے کسی معاملہ میں یہ فیصلہ فرمایا کہ کسی شوہر والی (یعنی شادی شدہ) عورت کیلئے اپنے مال میں اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر (کسی کیلئے) وصیت کرنا

عورتوں کی خامیاں

پہلی خامی: اجنبیوں کے سامنے زینت کا اِظہار کرنا:

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ وہ نامحرموں کے سامنے اپنی خوبصورتی اور زیب و زینت کو ظاہر

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ

عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ ترجمہ: اور (عورتوں کو چاہیئے کہ) اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو

حدیث میں ایسی عورتوں کو بدترین عورت بلکہ منافق قرار دیا ہے جو اپنی زینت کو اجنبی مردوں کے سامنے

وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَّاتُ

وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ، إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ

زیادہ بُری وہ عورتیں ہیں جو اپنی زینت کو ظاہر کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں

مقدار میں وہ کوّا ہوتا ہے جس کے ایک

پاؤں میں سفیدی ہوتی ہے(یعنی بہت ہی قلیل مقدار میں کیونکہ ایسا کوّا بہت نادر اور قلیل پایا جاتا

ہے) [1] بیہقی:

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ القِيَامَةِ

لَا نُورَ لَهَا وہ عورت جو اپنے اہل کے علاوہ دوسروں کیلئے زینت اختیار کرتی ہے قیامت کے دن تاریکی

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ

الرِّجَالِ وَالْمُتَبَرِّجَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ

عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ﴾ ترجمہ: اور جن

کی کوئی توقع نہ رہی ہو، اُن کیلئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد)

کپڑے، (مثلاً چادریں نامحرَموں کے سامنے) اُتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور اگر

يَا أَيُّهَا النَّاسُ

اِنْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ

نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، أَمَا

لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ، إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ

ستہ ہو سکتی ہو، سن لو! تم

میں سے کوئی عورت جو سونے کا زیور پہن کر اُسے (فخر و غرور کے طور پر یا اجنبی مَردوں کے سامنے) ظاہر

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

عَنْ سَبْعٍ، وَأَنَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُنَّ، أَلَا إِنَّ مِنْهُنَّ: النَّوْحَ،وَالْغِنَاءَ،وَالتَّصَاوِيرَ، وَالشِّعْرَ، وَالذَّهَبَ،

وَجُلُودَ السِّبَاعِ، وَالتَّبَرُّجَ , وَالْحَرِيرَ نے سات چیزوں سے منع فرمایا ہے، اور میں بھی تم لوگوں کو اس سے منع کرتا ہوں، اچھی طرح سے سن لو! وہ چیزیں یہ ہیں: نوحہ کرنا، گانا بجانا، تصویر (بنانا یا رکھنا)، شعر و شاعری، سونا (پہننا یا استعمال کرنا)، درندوں کی کھال کو استعمال کرنا، زیب و

دوسری خامی: شہرت اور نام و نمود کیلئے زینت اختیار کرنا:

منے جانے کیلئے ہی کیوں نہ ہو لیکن اُس میں

بھی ریاکاری، نام و نمود اور دکھلاوا جائز نہیں احادیث میں اس کی مُمانعت کی گئی ہے، چنانچہ ایک روایت میں

اِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ وَكُلَّ ثَوْبٍ ذِي شُهْرَةٍ

مَنْ لَبِسَ رِدَاءَ شُهْرَةٍ، أَوْ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ نَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی کریم کا ارشاد ہے:”مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ،زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ: ثُمَّ تُلَهَّبُ فِيهِ النَّارُ

جس نے شہرت کا لبا

میں آگ بھڑکادیں گے۔مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا،أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ فِي الْآخِرَةِ

ت میں ذلّت کا لباس پہنائیں گے ' للنسائی:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ مَنْ رَكِبَ مَشْهُورًا مِنَ الدَّوَابِّ، أَوْ لَبِسَ مَشْهُورًا مِنَ الثِّيَابِ، أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ مَا دَامَ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ

" سلمہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:”مَا مِنْ أَحَدٍ يَلْبَسُ ثَوْبًا لِيُبَاهِيَ بِهِ، فَيَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهِ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ حَتَّى يَنْزِعَهُ مَتَى مَا نَزَعَهُ جو شخص اِس نیت سے کپڑا پہنے

تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں پر اپنے فخر کا اِظہا کرے اور لوگ اس کو دیکھیں، اللہ تعالیٰ اُس کی جانب (نظرِ

حدیث میں ایک تکبر کرنے والے کا بڑا عبرت ناک قصہ ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص زمین پر خراماں خراماں اکڑتے ہوئے چل رہا تھا، اُس کے لمبے لمبے بال اور جسم کی دونوں (اوپر نیچے کی) چادریں اُسے بہت اچھی لگ رہی تھیں کہ اچانک (اللہ کا عذاب آیا) وہ زمین میں دھنس گیا، پس وہ قیامت تک اسی طرح زمین

يا بُرَيْدَةَ! هَذَا مِمَّنْ لا يُقِيمُ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَزْنًا

تیسری خامی: مَردوں کی مُشابہت اختیار کرنا:

فرماتے ہیں:"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مَردوں کی مشابہت اختیار

ایک حدیث میں ہے:"لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورت جیسا لبا

نبی کریم کا ارشاد ہے : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ:الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَمُدْمِنُ خَمْرٍ، وَمَنَّانٌ، وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ:الرَّجُلُ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ،وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ، وَالدَّيُّوثُ تین افراد ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھیں گے بھی نہیں: ایک والدین کا نافرمان

ہوں گے :ایک وہ مَرد جو عورتوں جیسا لبا

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: إِنَّ خَيْرَ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشُيُوخِكُمْ، وَشَرَّ شُيُوخِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ، وَشَرَّ نِسَائِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِرِجَالِكُمْ، وَشَرَّ رِجَالِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِنِسَائِكُمْ

بوڑھے لوگوں میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، تمہاری
بدترین عورتیں وہ ہیں جو تمہارے مَردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور تمہارے بدترین مرد وہ ہیں جو

رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً عَلَيْهَا نَعْلٌ، فَلَعَنَ
الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ نبی کریم نے ایک عورت کو دوں کی طرح کے جوتے پہنے دیکھا تو

لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ،وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ،وَقَالَ:أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ نبی کریم
نے عورت بننے والے مَردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ فرمایا: اُنہیں اپنے گھروں

ن گلے میں ڈالی مَردوں کی طرح چل
رہی تھیں، پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ ابوجہل کی بیٹی ام

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ
بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

الرُّكُونَ هُوَ الْمَيلُ الْيَسِيْرُ كَالتَّزَيِّي بِزَيِّهِمْ

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا

پانچویں خامی: عورتوں کا بال کٹوانا:

کے اندر ایک خامی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کے طور پر بال کٹواتی ہیں، چنانچہ بیوٹی پارلر وغیرہ میں مختلف قسم کے ہیئر اسٹائل کیلئے بالوں کی کٹنگ کی جاتی ہے، جو ہر گز جائز نہیں، اور اس کی مندرجہ ذیل کئی وجوہات ہیں:

پہلی وجہ: مَردوں کی مُشابہت:

عورت کا بال کٹوانا مَردوں کے ساتھ مُشابہت ہے، جس کی احادیثِ طیّبہ میں بڑی سختی سے مُمانعت کی گئی

لَعَنَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

بِالرِّجَالِ نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور

ﷺ

یہ حقیقت روز

ہ بناؤ سنگھار اور حسن و زینت کیلئے بالوں کو کٹوا کر مختلف قسم کے ہیئر اسٹائل بنواتی ہیں، بیوٹی پارلر میں اس

ہوتی ہیں، پس ایسے میں یہ سمجھنا کوئی مشکل نہیں رہتا کہ

یہ شریف اور باپردہ نیک خواتین کا ہرگز طریقہ نہیں، لہٰذا کفار و مشرکین اور فساق و فجار کی مُشابہت اختیار

معیّت میں ہمارا حشر ہو۔ نبی کریم مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا

کی چوٹیوں سے اور مردوں کو ڈاڑھیوں سے مزیّن اور آراستہ کیا ہے، پس
عورتوں کا بال کٹوانا درحقیقت اپنی خلقت کو تبدیل کرنا ہے جس کی قرآن و حدیث میں مُمانعت منقول

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ
الوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللَّهِ

حضرات فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ذکر کیا ہے: قَطَعَتْ شَعْرَ رَأْسِهَا أَثِمَتْ وَلُعِنَتْ زَادَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ وَإِنْ بِإِذْنِ الزَّوْجِ لِأَنَّهُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، وَلِذَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهِ، وَالْمَعْنَى الْمُؤَثِّرُ التَّشَبُّهُ بِالرِّجَالِ

نہ ہو، گناہ اور لعنت کا باعث ہے، اِس لئے کہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں،
اور یہی وجہ ہے کہ مرد پر اپنی ڈاڑھی کو (ایک مشت سے کم) کاٹنا حرام ہے، اور اس کی اثر انداز ہونے والی

چھٹی خامی: بھوئیں Eyebrow بنانا:

عورتوں میں ایک خامی بکثرت یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ بھوئیں بناتی ہیں یعنی بناؤ سنگھار کے طور پر اَبرو کے

مُمانعت آئی أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَعَنَ الوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللَّهِ

اور (پلکوں کے) بالوں کو اکھیڑ کر زینت و حسن حاصل

ایک اور روایت میں ہے: لَعَنَ عَشْرَةً: الْوَاشِمَةَ، وَالْمَوْشُومَةَ، وَالسَّافِعَةَ وَجْهَهَا، وَالْوَاصِلَةَ، وَالْمَوْصُولَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا، وَشَاهِدَهُ، وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ،وَالرَّجُلَ الْمُتَشَبِّهَ بِالنِّسَاءِ، وَالْمَرْأَةَ الْمُتَشَبِّهَةَ بِالرِّجَالِ نبی کریم نے دس لوگوں پر لعنت فرمائی: جسم گودنے والی عورت پر، جسم گدوانے والی عورت پر، چہرے کے بال اکھیڑنے والی پر، بال ملانے والی عورت پر، بال ملوانے والی عورت پر ، سود کھانے والے پر، سود کے گواہ بننے والے پر، صدقہ کو روکنے والے پر، عورتوں کی مُشابہت اختیار

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ،وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، وَالْمُتَوَشِّمَاتِ، وَاللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ

والی، دانتوں کے درمیان کشادگی

مسلم شریف کی روایت میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ،وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ

والی اور گدوانے والی اور (خوبصورتی کی خاطر) پلکوں کے بالوں کو اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔راوی کہتے ہیں کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی

مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ

بال اکھیڑنے والی اور

اکھڑوانے والی اور دانتوں میں (خوبصورتی کی خاطر) کشادگی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ میں تبدیلی

وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ

مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ

لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ

لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ

تعالیٰ نے فرمایا:﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا اللہ کا رسول

فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ

أَمَا لَوْ

كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا

فَإِنْ كَانُوا يَفْعَلُونَ لَا يَبِيتُونَ

عِنْدِيْ لَيْلَةً

ساتویں خامی: جسم گودنا:

کا قدیم طریقہ یہ ہوتا تھا کہ

سوئی یا اور کسی تیز آلہ کی مدد سے جسم میں گہرے نشان ڈال کر اس میں چونا، سرمہ یا اور کوئی رنگ وغیرہ بھر دیا جاتا تھا جس سے وہ نشان جسم کے اندر پختہ ہو جاتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں عورتیں زیب وزینت اور بناؤ سنگھار کی غرض سے یہ کام کیا اور کروایا کرتی تھیں، نبی کریم ﷺ نے اس کو سختی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ

لَعَنَ اللَّهُ

الوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ" اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال ملانے والی پر اور اُس پر

عورتیں جو اپنے چہرے پر تل بنوانے کیلئے جسم کو کرید کر اُس میں سیاہی بھرتی ہیں جس سے تل بن جاتا ہے
یہ بھی " الوَشْم "یعنی جسم گودنے میں داخل ہے اور حدیث کی رو سے ممنوع ہے۔ نیز جسم گودنے کی
مُمانعت میں مَردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں، دونوں ہی کیلئے حرام ہے۔(فتح الباری:10/372)

.

آٹھویں خامی: دانتوں کو گھسنا اور ان میں کشادگی کرنا:

رتی کیلئے دانتوں کو کسی چیز سے گھس کر خوبصورت بناتی ہیں، اُن کے
درمیان کچھ فاصلہ اور مصنوعی کشادگی پیدا کرتی ہیں تاکہ خوبصورت محسوس ہوں، یہ حدیث کی رو سے جائز
نہیں، نبی کریم ﷺ نے اس کی مُمانعت فرمائی ہے اور ایسا کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث
لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ

اور اکھڑ وانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں

نویں خامی: بالوں میں بال ملانا:

عورتوں کے اندر اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بال ملانے کا سلسلہ چلا آرہا ہے، اور وہ یہ زینت کے حصول کیلئے کرتی ہیں، نیز بعض عورتیں اس نظریہ سے بھی یہ کرتی ہیں کہ جس عورت کے

نعت فرمائی ہے، چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

إِنَّ لِيْ ابْنَةً عُرَيِّسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُهُ

کی میں نے شادی کروائی ہے، اُسے خسرہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اُس کے بال جھڑ گئے

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

فرماتی ہیں کہ ایک انصاری خاتون کی بیٹی جس کی اُس نے شادی کر دی تھی، اُس

کے بال جھڑ گئے تو وہ خاتون اپنی بیٹی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ مسئلہ

لاَ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلاَتُ

رہ میں) خطاب کیا تو اپنے ایک سپاہی کے

ہاتھ سے بالوں کا گچھہ لیا اور اُسے دکھاتے ہوئے اِ

نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ اِس عمل (بالوں میں بال ملانے) سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے:

"إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ" بنی اسرائیل جبکہ اُن کی عورتوں نے بالوں

ایک اور روایت میں حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ اِرشاد نقل کیا گیا ہے: "مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا

يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ

زُوْر

ایک اور روایت میں ہے حضرت مُعاویہ نبی کریم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ زُورٌ تَزِيْدُ فِيهِ جو عورت اپنے سر میں ایسے بال زائد لگائے

دسویں خامی: بجنے والا زیور پہننا:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ

.

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُبْغِضُ صَوْتَ الْخَلْخَالِ كَمَا يُبْغِضُ الْغِنَاءَ وَيُعَاقِبُ صَاحِبَهُ كَمَا يُعَاقِبُ الزَّامِرِ، وَلَا تَلْبَسْ خَلْخَالاً ذَاتَ صَوتٍ إِلَّا مَلْعُونَةٌ

اللہ تعالیٰ پازیب کی آواز کو ایسے ہی ناپسند کرتے ہیں جیسے گانے کی آواز کو ناپسند کرتے ہیں اور اس کے پہننے والی کو اسی طرح سزا دیتے ہیں جیسے بانسری بجانے والے کو دیتے ہیں اور بجنے والی پازیب وہی عورت پہنتی

فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں عورت جب پازیب پہن کر چلتی اور اُس کی آواز لوگوں کو سنائی نہ دیتی تو وہ اپنے پاؤں زمین پر زور سے مارتی تاکہ مَردوں کو اُس کی آواز سنائی دے سکے، پس اللہ تعالیٰ نے مؤمن عورتوں کو اِس جیسی حرکت سے منع فرمایا۔ اِسی طرح اگر زینت کی کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ ہو اور عورتیں اُس کو اپنی کسی حرکت سے اُس کو ظاہر کریں تو وہ بھی اِسی مُمانعت میں داخل ہے، اِس لئے

وَلا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ ماریں کہ اُنہوں نے جو زینت چھپار کھی ہے وہ

معلوم ہو جائے۔ اور یہی وجہ ہے کہ عورت کو گھر سے نکلتے

گیارہویں **خامی: لمبے ناخن رکھنا:**

عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ

سی عورتوں میں یہ خامی دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ اپنے ناخنوں کو قصداً لمبا کرتی ہیں، اور بعض او قات

مُمانعت فرمائی ہے اور چالیس دن سے زیادہ ناخن یا جسم کے دیگر زائد بالوں کو

وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقَ الْعَانَةِ، وَنَتْفَ الْإِبْطِ، لَا يُتْرَكُ أَكْثَرَ مِنْ

أَرْبَعِينَ يَوْمًا نے مونچھیں تراشنے، ناخن کاٹنے، زیرِ ناف بالوں اور بغل کے بالوں کی صفائی

مَنْ

لَمْ يَحْلِقْ عَانَتَهُ، وَيُقَلِّمْ أَظْفَارَهُ، وَيَجُزَّ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا "جو زیرِ ناف بالوں کو صاف نہ کرے،

اَلطَّهَارَاتُ أَرْبَعٌ قَصُّ الشَّارِبِ وَحَلْقُ

الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ وَالسِّوَاكُ

کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اُس نے آسمان کی کسی

تَسْأَلُنِي عَنْ

خَبَرِ السَّمَاءِ وَتَدَعُ أَظْفَارَكَ كَأَظْفَارِ الطَّيْرِ، تَجْتَمِعُ فِيهَا الْخَبَاثَةُ،وَالتَّفَثُ

خبر کے بارے میں دریافت کر رہے ہو اور تم نے اپنے ناخن پرندے کے پنجوں کی طرح چھوڑ (یعنی بڑھا)

يَجْتَمِعُ فِيهَا الْجَنَابَةُ وَالْخَبَثُ

وَالتَّفَثُ

مَا لِي لَا أُوهِمُ وَرُفْغُ أَحَدِكُمْ بَيْنَ أُنْمُلَتِهِ وَظُفُرِهِ

مجھے کیوں وہم نہ ہو جبکہ تم میں سے کسی کی انگلیوں کے پوروں اور اُس کے ناخنوں کے درمیان میل کچیل

َد

دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ

وَلِمَ لَا يُبْطِئُ عَنِّي، وَأَنْتُمْ

حَوْلِي لَا تَسْتَنُّونَ، وَلا تُقَلِّمُونَ أَظْفَارَكُمْ، وَلا تَقُصُّونَ شَوَارِبَكُمْ، وَلا تُنَقُّونَ رَوَاجِبَكُمْ

میرے پاس آنے میں بھلا کیوں تاخیر نہ کریں گے جبکہ تم میرے گرد اس طرح

ہو کہ تم دانت صاف نہیں کرتے، اپنے ناخن نہیں کاٹتے، اپنی مونچھیں کم نہیں کرتے اور اپنی انگلیوں کے

مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ ناخن کا بڑھانا اور اُنہیں کئی کئی ہفتوں تک چھوڑے رکھنا خصائلِ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، ويَقُصُّ شَارِبَهُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَبْلَ أَنْ يَرُوحَ إِلَى الصَّلَاةِ

پس اِسی لئے بہتر یہی ہے کہ ہر جمعہ کے دن جسمانی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتے ہوئے ناخن کاٹ لیے

مَنْ

قَلَّمَ أَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِيَ مِنَ السُّوءِ إِلَى مِثْلِهَا

بارہویں صفت: عورت کا بے پردہ ہونا:

بھی کہا جاتا ہے یعنی مخفی رہنے

والی۔ پس اگر عورت اگر پردہ اور حجاب کی ساری حدود کو پھلانگ کر بے حجابانہ مردوں کے سامنے آنے لگے

وزینت اور خوبصورتی کو مَردوں کی

نگاہوں میں آنے سے مخفی رکھیں، اور بطور

خوبصورتی کا عکاس ہوتا ہے، اُسے بھی چھپائیں، چنانچہ فرمایا:﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ترجمہ: اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور

تیرہویں خامی: لباس وپوشاک میں برہنگی اختیار کرنا:

شاک میں برہنگی اختیار کرنا اُس کی ایک بہت بڑی خامی اور عیب ہے جس کی وجہ سے

خود اُسی کا ہی نہیں بلکہ پورے مُعاشرے کا نقصان ہوتا ہے، ماحول و معاشرے میں بے حیائی اور عُریانی

پھیلتی ہے، لوگوں کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں، بد نظری عام ہوتی ہے، بدکاری اور زناکاری کے راستے

.

وہ لبا

ایک روایت میں ہے، نبی کریم کا ارشاد ہے: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ، مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا

ایک حدیث میں ہے، نبی کریم نے اِرشاد فرمایا: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ:أَنْ يَظْهَرَ الشُّحُّ، وَالْفُحْشُ، وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ، وَيَظْهَرُ ثِيَابٌ يَلْبَسُهَا نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، ويَعْلُو التُّحوتُ الْوُعُولَ قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بخل اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، ایسے کپڑے ظاہر ہوں گے جس کو عورتیں پہنیں گی

سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُونَ عَلَى سُرُوجٍ، كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ، يَنْزِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ،عَلَى رُءُوسِهِمْ كَأَسْنِمَةِ

الْبُخْتِ الْعِجَافِ،اِلْعَنُوھُنَّ، فَإِنَّھُنَّ مَلْعُونَاتٌ میری اُمّت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو کجاووں کی طرح زینوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر اتریں گے ،اُن کی عورتیں کپڑا پہنی ہوئی

لباس میں برہنگی کی صورتیں:

اُسے پہننے کے باوجود بھی ستر کھلا رہ جائے، جیسے پیٹ کھلا ہوا ہو، پیٹھ پیچھے
سے نظر آرہی ہو،ہاف آستین والے کپڑے میں کلائیاں یا بازو نظر آرہے ہوں، پائنچے ٹخنوں سے اوپر

ہونے یا چھوٹا ہونے کی وجہ سے بال نظر آرہے ہوں۔ یہ سب بے ستری اور برہنگی کی صورتیں ہیں جو

ح کے کپڑے

ہے، بال واضح ہوتے ہیں، اور بعض اوقات تو اندرونی کپڑے بھی نمایاں ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ سب برہنگی اور بے لباسی ہے جس کی وجہ سے انسان کپڑا پہننے کے باوجود برہنہ ہوتا ہے۔

(3) چست ہونا:

یعنی کپڑا اس قدر تنگ اور چست ہو کہ جسم کا حُجم اور اس کی بناوٹ، اُبھار اور نشیب و فراز بالکل واضح اور

نوٹ کے کپڑے پہننا جائز نہیں کیونکہ ان میں کھلی برہنگی نظر آتی ہے، اسی طرح ایسے کپڑوں کے پہننے والے کو دیکھنا بھی جائز نہیں اگرچہ کپڑے موٹے ہی کیوں نہ

.

میں برہنگی کی مندرجہ بالا تینوں صورتیں جائز نہیں، احادیثِ طیّبہ میں اس کی مُمانعت کی گئی ہے، چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا: "**اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ، فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ** اس کے دو ٹکڑے کرلو، ایک سے قمیص بنالو اور دوسرا اپنی بیوی کو دیدو تاکہ وہ اس کا دوپٹہ بنالے، جب حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا**" اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کے نیچے کپڑا

إِنَّ

الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا

ہو جائے تو اُس کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے اِن اِن اعضا

إِنْ كُنْتُنَّ مُؤْمِنَاتٍ

فَلَيْسَ هَذَا بِلِبَاسِ الْمُؤْمِنَاتِ،وَإِنْ كُنْتُنَّ غَيْرَ مُؤْمِنَاتٍ فَتَمَتَّعِيْنَهُ

پَ ہیں،

مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ؟

وہ قبطی کپڑے کا کیا ہوا؟ تم کیوں نہیں پہن رہے ؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ! میں نے اپنی بیوی کو پہنا دیا ہے ، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:”مُرْهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً، إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا اُنہیں کہہ دو کہ اُس کے نیچے موٹا کپڑا لگالیں، کیونکہ مجھے خوف ہے اُن کپڑوں میں سے اُن کے

حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْتَسِيَ وَهُوَ عَارٍ يَعْنِي الثِّيَابَ الرِّقَاقَ بے شک

اِس سے معلوم ہوا کہ صرف ستر کو ڈھانکنا ہی ضروری نہیں بلکہ اُس کو لوگوں کی نگاہوں سے چھپانا بھی ضروری ہے ، پس اگر کپڑا ستر پر موجود ہو لیکن دیکھنے والوں کی نگاہیں اندر کے بدن کی بناوٹ اور اس کی رنگت کو دیکھ رہی ہوں تو وہ کپڑا شرعی کپڑا نہیں کہلاتا، لہٰذا نہ ایسے کپڑے پہننا جائز ہے اور نہ ایسے لِباس

چودہویں خامی: گفتگو میں نزاکت اور سریلا پن ظاہر کرنا:

کہ وہ اجنبی مردوں سے گفتگو میں اپنی فطری نزاکت اور آواز کے

سریلے پن کو ظاہر کرے کیونکہ اس سے مرد کے دل میں عورت کی جانب میلان پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفاً﴾ترجمہ: تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے

پندرہویں **خامی: خوشبو لگا کر باہر نکلنا:**

موں کے سامنے جائے کیونکہ اس کی وجہ سے

وہ مردوں کی نگاہوں میں آتی ہے، اُن کی توجہ عورت کی جانب مائل ہوتی ہیں اور یقیناً یہ عورت کے پردے اور اُس کی شرم و حیاء کے سراسر خلاف ہے کہ کوئی اجنبی مرد اُس کی جانب مائل ہو۔ اِسی لئے حدیث میں عورت کو گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنے سے بڑے سخت الفاظ میں منع کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً

مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْرُجُ فِي شُهْرَةٍ

مِنَ الطِّيبِ،فَيَنْظُرُ الرِّجَالُ إِلَيْهَا، إِلَّا لَمْ تَزَلْ فِي سَخَطِ اللهِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا

جو پھیلنے والی خوشبو میں (گھر سے) نکلے جس کی وجہ سے مَرد اُس کی جانب دیکھنے لگ جائیں تو وہ عورت

حضرت نبی کریم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ يُوجَدُ رِيحُهَا، فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْبَغِيِّ

حضرت انس بن مالک نبی کریم اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِذَا تَطَيَّبَتِ الْمَرْأَةُ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَإِنَّمَا هُوَ نَارٌ فِي شَنَارٍ جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کیلئے خوشبو لگائے تو یہ عمل آگ

يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ أَيْنَ تُرِيْدِيْنَ؟ اے جبّار کی باندی! تمہارا کہاں کا اِرادہ ہے؟

أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ

إِلَى الْمَسْجِدِ،لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ

طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ

لَوْنُهُ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ

سولھویں خامی: بلا ضرورت باہر گھومتے پھرنا:

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ وہ بغیر کسی مجبوری اور ضرورت کے گھر سے باہر گھومنے پھرنے کو اختیار کرے، کیونکہ یہ اُس کے مقصدِ تخلیق اور اُس کی فطرت و جبلّت کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو ” ِ خانہ یعنی گھر کے اندر کے کاموں کی ذمّہ داری دی ہے جبکہ مَردوں کو ِ یعنی گھر سے باہر کے کاموں کا مکلّف بنایا ہے لہٰذا عورت کو گھر کی چار دیواری میں رہ کر اپنے فرائضِ منصبی کو پورا کرنے کا حد درجہ اہتمام کرنا چاہیئے، اِسی میں اُس کی بھلائی اور حقیقی عزّت ہے اور اِسی سے ہی مُعاشرہ پنپتا اور ترقی کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور (غیر مَردوں کو) بناؤ سنگھار دِکھاتی

اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ

الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا

اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ،وَإِنَّ أَقْرَبَ مَا تَكُونُ إِلَى اللَّهِ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا عورت چھپائے جانے کی چیز

اپنے ربّ کے قریب اُس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے

احْبِسُوا النِّسَاءَ فِي الْبُيُوتِ،

فَإِنَّ النِّسَاءَ عَوْرَةٌ، وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ عورتوں کو گھروں

کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض

کیا: یارسول اللہ! مَرد حضرات تو کئی فضیلتوں اور جہاد فی سبیل اللہ میں (ہم سے) سبقت کر گئے، ہمارے

لئے کیا عمل ہے کہ جس کی وجہ سے ہم مجاہدین کے اجر کو حاصل کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ قَعَدَ مِنْكُنَّ فِي بَيْتِهَا فَإِنَّهَا تُدْرِكُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ

ِّ سلمہ إِنِّي أُبْغِضُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا

تَجُرُّ ذَيْلَهَا تَشْكُوْ زَوْجَهَا میں اُس عورت کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے گھر سے دامن گھسیٹتے ہوئے نکلے

سترہویں خامی: عورت کا متکبر ہونا:

میں اس کی بڑی سخت مذمّت اور شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ مَردوں عورتوں سب ہی کیلئے اِس کی قطعاً مُمانعت ہے اور بطورِ خاص عورتوں کو بھی اس بُرے اور مذموم وصف کے اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اِسی لئے عورت کی ایک بُری صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ اُس کے اندر تکبر اور غرور ہو۔ حسب ونسب، مال یا حسن وجمال وغیرہ کے فخر اور گھمنڈ میں مبتلاء ہو، ایسی عورت کی نگاہ میں دوسروں کی تحقیر ہوتی ہے، وہ کسی مقام اور مرتبہ کے حامل شخص کو حتی کہ خود اپنے شوہر ہی کو عزت دینے اور اُسے کسی قابل سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہوتی، ظاہر ہے کہ ایسی عورت کسی کے کیا کام آسکتی ہے اور اس سے کیا خیر کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں ایسی عورت کو بدترین اور منافق عورت قرار دیا گیا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ

وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں [1] بیہقی:

لَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ لِحُسْنِهِنَّ،

فَعَسَى حُسْنُهُنَّ أَنْ يُرْدِيَهُنَّ،وَلَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ لِأَمْوَالِهِنَّ، فَعَسَى أَمْوَالُهُنَّ أَنْ تُطْغِيَهُنَّ

عورتوں سے اُن کے حسن کی وجہ سے نکاح مت کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُن کا حسن اُنہیں (ہلاکت میں) گرادے اور عورتوں سے اُن کے مالوں کی وجہ سے نکاح مت کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُن کے اموال اُنہیں سرکشی میں مبتلاء کردے۔(سنن کبریٰ بیہقی:

اٹھارہویں خامی:زبان دراز ہونا:

عورت کا ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ وہ زبان دراز ہو، شوہر کے ساتھ بدزبانی کرتی ہو، اور یہ یقیناً ایسی بڑی خامی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ عورت نہ خود راحت و سکون کی زندگی گزارتی ہے اور نہ ہی شوہر کو گزارنے دیتی ہے، وہ خود بھی اور اُس کا شوہر اور تمام گھر والے ہر وقت کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی اذیت اور کوفت کے شکار رہتے ہیں، ایسی عورت کبھی اپنے شوہر کے دل میں اپنا مقام نہیں بناپاتی، ایسی عورت خواہ کتنی ہی حسین و جمیل اور کھانے پکانے، سینے پرونے میں ماہر اور تجربہ کار ہو لیکن یہی ایک

وَمِنَ الشَّقَاوَةِ:الْمَرْأَةُ تَرَاهَا فَتَسُوءُكَ، وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ

حاکم:

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ہے: **مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيدَةِ اللِّسَانِ** کسی شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اختیار کرنے کے بعد اُس عورت

ہیں

أَرْبَعَةٌ مِنْ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَرْبَعَةٌ فِي النَّارِ

میں ہوں گی: پھر ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: وہ چار عورتیں جو جنّت میں ہوں گی اُن میں سے ایک وہ ہے جو عفیف و پاکدامن ہو، اللہ تعالیٰ کی اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرنے والی ہو۔ (دوسری وہ عورت ہے جو) خوب بچے جننے والی ہو، اپنے شوہر کے ساتھ تھوڑے سے مال پر صبر و قناعت کے ساتھ زندگی گزارنے والی ہو۔ (تیسری وہ عورت ہے جو) شرم و حیاء رکھتی ہو، شوہر کی عدمِ موجودگی میں اپنے نفس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہو، اور شوہر کی موجودگی میں اُس کے ساتھ بدزبانی کرنے والی نہ ہو۔ (چوتھی) وہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں لیکن اُس نے اپنی اولاد پر شفقت کی وجہ سے اپنے آپ کو شادی سے روک کر رکھا اور اُن بچوں کی تربیت کی اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اِس خوف سے نکاح نہیں کیا کہیں وہ بچے ضائع نہ ہو جائیں۔ اور وہ چار عورتیں جو جہنم میں ہوں گی ان میں سے ایک وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ بدزبانی کرنے والی ہو، جب شوہر موجود نہ ہو تو اپنے نفس کی حفاظت نہ کرتی ہو، اور جب شوہر آجائے تو اُس کو اپنی زبان سے تکلیف و اذیّت

اپنے گھر سے

مزیّن و آراستہ ہو کر نکلتی ہو۔ اور (چوتھی) وہ عورت جس کو سوائے کھانے، پینے اور سونے کے کوئی کام نہ

انیسویں خامی: مردوں کی عقلوں پر حاوی ہونا:

عورت کی ایک بڑی خامی اور عیب یہ ہے کہ وہ مردوں کی عقل اور اُن کے ہوش و حو

عقلوں کو ماؤف کرکے رکھ دے، جس کی وجہ سے وہ سمجھدار اور عقل و دانش کے حامل

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُن

يَا بُنَيَّ امْشِ وَرَاءَ الأَسَدِ وَالأَسْوَدِ وَلا تَمْشِ وَرَاءَ امْرَأَةٍ

ؐ الھویٰ:

عورت کے پیچھے چلنے کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ اُس کے بلانے اور گناہ کی دعوت دینے پر یا از خود گناہ کے

مطلب یہ بھی ہے کہ انسان اپنی عقل و دانش، فہم و ذکاوت اور

سمجھ بوجھ کو پسِ پشت ڈال کر عورت کے کہنے اور اُس کی منشاء کے مطابق زندگی گزارنے پر آجائے، ظاہر

ہے کہ ایسی صورت میں تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے، حضرت

طَاعَةُ النِّسَاءِ نَدَامَةٌ

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم نے اِرشاد فرمایا: هَلَكَتِ الرِّجَالُ حِينَ أَطَاعَتِ النِّسَاءَ

بیسویں خامی: شوہر کی نافرمانی کرنا:

عورت کا ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر جس کو اللہ نے اُس پر حاکم اور قوّام مقرر فرما کر عورت کو

طیّبہ میں شوہر کی نافرمانی کرنے کی بڑی سخت وعیدیں ذکر کی گئی ہیں، چنانچہ ایک روایت میں ہے نبی

أَيُّمَا امْرَأَةٍ عَصَتْ زَوْجَهَا فَعَلَيْهَا لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ كَلَّحَتْ فِي وَجْهِ زَوْجِهَا فَهِيَ فِي سَخَطِ اللَّهِ إِلَى أَنْ تُضَاحِكَهُ وَتَسْتَرْضِيَهُ،

وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ دَارِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ

عورت نے اپنے شوہر (کو ناراض کر کے اُس) کے چہرے میں تیوری چڑھادی وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے جب تک کہ شوہر کو راضی کر کے ہنسا نہ دے۔ جو عورت اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکل

ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاةُ أَحَدِهِمْ رَأْسَهُ، إِمَامٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَامْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا، وَعَبْدٌ آبِقٌ مِنْ سَيِّدِهِ

سے اوپر بھی نہ جائے گی (قبول نہ ہوگی) ایک وہ اِمام جو کسی قوم کی اِمامت کرے اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں، دوسری وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، تیسرا وہ غلام جو اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ

أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اثْنَانِ: امْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب دو افراد کو دیا جائے گا: ایک تو وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے اور دوسرا کسی قوم کا وہ اِمام جس کو لوگ ناپسند کرتے

اکیسویں خامی: شوہر کے تقاضہ جنسی کو پورا نہ کرنا یا اس میں تاخیر کرنا:

إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر

لَعَنَ اللَّهُ الْمُسَوِّفَاتِ

مُسوِّفات

الَّتِي يَدْعُوهَا زَوْجُهَا إِلَى فِرَاشِهَا،فَتَقُولُ:سَوْفَ،حَتَّى تَغْلِبَهُ عَيْنَاهُ

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْمُسَوِّفَةَ وَالْمُفَسِّلَةَ مُسوِّفہ پر لعنت فرمائی ہے۔ پھر اس کی تفسیر

مُسوِّفہ اُس عورت کو کہتے ہیں کہ جب اُس کا شوہر اُس (سے قربت) کی خواہش کرے تو وہ یہ کہے

کہ عنقریب ابھی آئی۔ اور مُفسِّلہ وہ ہے کہ جب اُس کا شوہر اُس (سے قربت) کی خواہش کرے تو وہ یہ کہے

کا اِرشاد ہے: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ

اگر شوہر اُس سے اُس کی ذات (جماع) کا سوال کرے تو بیوی کو چاہیئے کہ منع نہ کرے اگرچہ وہ پالان کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: أَيُّمَا امْرَأَةٍ صَامَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا، فَأَرَادَهَا عَلَى شَيْءٍ، فَامْتَنَعَتْ عَلَيْهِ، كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا ثَلَاثًا مِنَ الْكَبَائِرِ جس عورت نے اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر روزہ رکھا، پس شوہر نے اُس سے کچھ کرنا چاہا اور اُس نے منع کر دیا تو اللہ

بائیسویں خامی: بد اخلاق ہونا:

بد اخلاقی خواہ مرد کے اندر ہو یا عورت میں، بہر حال ایک بہت بڑا اِنسانی عیب ہے جس کی وجہ سے زندگی کا سکون ختم ہو جاتا ہے اور اِنسان خالق و مخلوق دونوں کی نزدیک بُرا بن جاتا ہے۔ عورتوں کو بھی بطورِ خاص

پڑتا ہے بلکہ اولاد کی صحیح تربیت نہ ہوسکنے کی وجہ سے نسلوں تک اس کا بُرا اثر جاتا ہے۔ اِ

مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيدَةِ اللِّسَانِ کسی شخص

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ:رَجُلٌ أَعْطَى سَفِيهًا مَالَهُ، وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:{وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ}وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا أَوْ لَمْ يُفَارِقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ**

وہ شخص جس نے اپنا مال کسی بیوقوف کو

دیا ہو(کیونکہ یہ مال کا ضیاع ہے)اور اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:بیوقوفوں کو اپنا مال مت دو۔دوسرا وہ شخص جس کے پاس بد اخلاق عورت ہو(اور اس کی وجہ سے اُس کا دینی اور دنیاوی بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہو)

تیسویں خامی:شوہر کو ناراض کرنا:

شوہر کو ناراض کرنا عورت کی ایک بہت بڑی خامی ہے جس کی وجہ سے عورت ایک بڑے گناہ کی مُرتکب ہوتی ہے،اللہ اور اُس کے بندے کی نافرمان بنتی ہے،اُس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے،نماز اور دیگر اعمال قبول

ثَلَاثٌ لَا

تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا يُرْفَعُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ عَمَلٌ:الْعَبْدُ الْآبِقُ مِنْ مَوَالِيهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى يَرْضَى، وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحُوَ

ٹھایا جاتا ہے:ایک وہ غلام جو

دوسری وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو یہاں تک کہ وہ راضی نہ ہو جائے، اور تیسرا نشہ میں مبتلاء

چوبیسویں خامی: لعن طعن کرنا:

عورتوں کی ایک خامی حدیث میں یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ بکثرت لعن طعن کرتی ہیں، چنانچہ بہت سی عورتوں کے نزدیک لڑائی جھگڑے میں لعنت کرنا کوئی معیوب اور بُرا نہیں سمجھا جاتا، یہی وجہ ہے کہ معمولی معمولی بات پر عورتیں ایک دوسرے کو اور بچوں کو کوستی ہوئی نظر آتی ہیں، حالآنکہ شرعاً اور اخلاقاً کسی طرح یہ درست نہیں اور اِس سے اِنسان کا خود اپنا وقار مجروح ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کی نگاہ میں گر جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے عورتوں کی جہنم میں کثرت بیان کرتے ہوئے اُس

تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ

پچیسویں خامی: مصائب و آلام میں بے صبری کا مظاہرہ کرنا:

ل نہیں کرتیں اور بے صبری اور گلے

شکوے کرنے لگتی ہیں، جزع فزع کرنا شروع کر دیتی ہیں، رونا دھونا، چیخنا چلّانا، نوحہ و بین کرنا اور غم کا ناجائز طریقہ اختیار کرنے لگ جاتی ہیں، جس سے مصائب و آلام کے اجر و ثواب سے محرومی بھی ہوتی ہے اور ہاتھ بھی کچھ نہیں آتا۔ عورتوں کی اِس "بے صبری اور عدمِ برداشت" کی صفت کو احادیث میں بھی بیان کیا گیا

إِذَا أُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ

ہوتی ہے کہ جب اُنہیں کچھ دیا جاتا ہے تو شکر نہیں اداء کرتیں اور جب مصائب میں مبتلاء ہوتی ہیں تو صبر

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ حَطَبِ جَهَنَّمَ

رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے میں عورتوں

سے زیادہ جرأت کرنے والی تھی اِس لئے میں نے کہا: یارسول اللہ! کس لئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِأَنَّكُنَّ إِذَا أُعْطِيتُنَّ لَمْ تَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِيتُنَّ لَمْ تَصْبِرْنَ، فَإِذَا أُمْسِكَ عَنْكُنَّ شَكَوْتُنَّ

نہیں کرتیں، جب تم پر آزمائش آتی ہے تو صبر سے کام نہیں

لیتیں، جب تم سے کوئی چیز روک لی جاتی ہے تو تم شکوے کرنے لگ جاتی ہو۔ پھر آپ نے اِرشاد فرمایا:

وَإِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنَعِّمِينَ

اَلْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ

الرَّجُلِ وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ الْوَلَدَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَتَقُولُ:مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ عورت کسی مرد کے

دو یا تین بچے ہو جاتے ہیں اور وہ پھر بھی (شوہر

عورتوں کے نوحہ کرنے کی مذمت:

میں پیش پیش

ہوتی ہیں اور کسی کی وفات پر عورتوں کی جانب سے گلے شکوے اور رنج و غم کے غلط انداز زیادہ دیکھنے میں آتے ہیں، حالآنکہ نبی کریم ﷺ نے اِس کی سختی سے مُمانعت فرمائی ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ

نے فرمایا: "النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ

مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ

کے چہرہ پر رنج و غم کے آثار نمایاں تھے اور میں (آپ کی کیفیت)

دروازے کے سوراخ سے دیکھے جارہی تھی کہ اتنے میں ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

نے اسے حکم فرمایا کہ وہ جا کر انہیں منع کر دے۔ وہ چلا گیا (تھوڑی دیر کے بعد) دوسری مرتبہ واپس

اِنْهَهُنَّ

منع کر دو۔ وہ چلا گیا اور جا کر منع کیا اور کچھ دیر کے بعد پھر تیسری مرتبہ آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم وہ عورتیں ہم پر غالب آ گئیں (یعنی وہ ہمارا کہنا نہیں مان رہی ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمان ہے کہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ''فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ'' ان عورتوں کے منہ میں مٹی ڈالو۔

أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ العَنَاءِ

نے (اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: جاؤ! ہمارے بہترین سلَف حضرت عثمان

دَعْهُنَّ يَبْكِينَ

وَإِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ

فرمایا: ''مَهْمَا كَانَ مِنَ القَلْبِ وَالْعَيْنِ، فَمِنَ اللهِ وَالرَّحْمَةِ، وَمَهْمَا كَانَ مِنَ اليَدِ وَاللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْبَعَ جِنَازَةٌ

مَعَهَا رَانَّةٌ

ؓ عطیہ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ البَيْعَةِ أَنْ لاَ نَنُوحَ

فائدہ: یہ حقیقت ہے کہ عورت ایک صنفِ نازک ہے اور اُس کے اعضٗ
اور مزاج میں بھی نزاکت اور کمزوری رکھی گئی ہے لہٰذا اُس کے اندر کسی غم یا صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمّت کم ہوتی ہے اِسی لئے عورت کے اندر بے صبری اور عدمِ برداشت کا مادّہ زیادہ ہوتا ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عورت کیلئے اگر وہ ہمت و کوشش سے کام لے تو برداشت کرنا اور صبر کا دامن تھامنا کوئی مشکل نہیں رہتا اور وہ بآسانی رضاء بالقضاء کے درجہ کو حاصل کر سکتی ہے۔

چھبیسویں خامی: ناشکری کرنا:

عورت کی ایک بہت بڑی خامی یہ ہے کہ وہ ناشکری اور ناقدری ہو، شکایت و ناشکری کے کلمات ہر وقت اُس

بڑے سخت الفاظ میں مذمّت فرمائی ہے اور اُن کیلئے سخت وعیدیں بیان کی ہیں، چنانچہ کئی احادیث میں آپ ﷺ نے جہنم میں عورتوں کی کثرت بیان کرکے اس کی وجہ عورتوں کی ناشکری اور احسان فراموشی

دیا، کسی عورت کے سوال کرنے پر اس کی وجہ یہ اِرشاد فرمائی: إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكَرُ لِزَوْجِهَا،

وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ

ِ حاکم:

ِّ سلمہ

إِنِّي أُبْغِضُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا

تَجُرُّ ذَيْلَهَا تَشْكُو زَوْجَهَا

ں یہ سمجھ لیجئے کہ وہ کون سے اسباب اور

عَوامل ہیں جن کی وجہ سے عورتوں میں ناشکری اور اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں،

اور کیوں کر آتے ہیں، اس کی کئی وجوہات ہیں، البتہ غور و تدبّر سے یہ

اختلاط:

دوسرے کے ساز و سامان، زیورات، لباس و پوشاک اور اوڑھنے بچھونے کو دیکھ کر اپنی چیزوں کو کمتر اور حقیر سمجھنے لگتی ہیں اور اپنے شوہر کے بارے میں ناقدری اور ناشکری کا شکار ہونے لگ جاتی ہیں، اِسی لئے عورتوں کا عورتوں سے بھی زیادہ ملنا جلنا کوئی اچھی چیز نہیں، کیونکہ یہ بھی کئی فتنوں اور بُرائیوں کا پیش خیمہ

لَا

خَيْرَ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ إِلَّا عِنْدَ مَيِّتٍ فَإِنَّهُنَّ إِذَا اجْتَمَعْنَ قُلْنَ وَقُلْنَ

سوائے میّت کے کہیں بھی کوئی خیر نہیں، اِس لئے کہ جب وہ جمع ہوتی ہیں تو ہر طرح کی بات کرنے لگ

لَاخَيْرَ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ،

إِلَّا فِي مَسْجِدٍ أَوْ فِي جِنَازَةِ قَتِيلٍ

لَاخَيْرَ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ، إِلَّا عِنْدَ

ذِكْرٍ أَو جَنَازَةٍ

ناشکری کا ایک بڑا سبب جو خود حدیث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اِنسان دنیا کے اعتبار سے اپنے اوپر درجہ کے لوگوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے لگے، کیونکہ اِس سے دل میں احساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے، دوسروں کی قیمتی اور اعلیٰ چیزوں کو دیکھ اپنی چیزوں کی ناقدری پیدا ہونے لگتی ہے اور انسان رفتہ رفتہ شعوری یا غیر شعوری

"انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا

تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ (کے مال واسباب کے اعتبار سے) اپنے سے کم تر کو دیکھو، اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو کیونکہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ تبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ
شخص اس شخص کو (رشک کی نظر سے) دیکھے جسے مال اور جسم کے اعتبار سے فوقیت حاصل ہے تو وہ اس

مَنْ نَظَرَ فِي الدِّينِ إِلَى مَنْ
فَوْقَهُ وَفِي الدُّنْيَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ كَتَبَهُ اللهُ صَابِرًا شَاكِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِي الدِّينِ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ وَنَظَرَ فِي الدُّنْيَا إِلَى مَنْ فَوْقَهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ صَابِرًا وَلَا شَاكِرًا اپنے سے اوپر

عورتوں میں حساسیت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا جب وہ دنیا کے اعتبار سے اپنے سے اوپر کے درجہ کی عورتوں کے ساتھ بیٹھتی ہیں تو وہ اِس اثر کو بہت زیادہ اور بہت تیزی سے قبول کرتی ہیں، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ شادی بیاہ میں عورتیں جب اکٹھی ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کے زرق برق لباس و پوشاک کو دیکھتی ہیں، چمکتے دمکتے زیورات کو دیکھتی ہیں، بیوٹی پارلر کے بنے ہوئے ایک دوسرے کے میک اَپ کا نظارا کرتی ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ حرص و طمع کی صورت میں نکلتا ہے اور سب کچھ حاصل ہونے کے باوجود بھی "مزید کی جستجو اور موجود

زیادہ اختیار کیا

جانے لگے تو اپنے لباس اور زیورات وغیرہ جو استعمال کرتے کرتے دل بھر جاتا ہے وہ کمتر اور حقیر محسوس ہونے لگتے ہیں، پھر زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھے کی طلب دل کو ناشکری اور ناقدری کی جانب لے جاتی ہے، اور یہی بات زبان سے بھی ظاہر ہونے لگتی ہے اور عورت سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی اور

ٹی وی جو سارے فساد اور فتنوں کی جڑ ہے اُس میں دکھائے جانے والے پروگرام، ڈرامے اور فلمیں وغیرہ سب ایسی ہوتی ہیں کہ جن کو دیکھ کر انسان خود کو بھی اُن کے جیسا بنانے کی اور اُن کے اسٹیٹس اور رہن سہن کو اپنانے کی فکر میں لگ جاتا ہے جس کیلئے اُس کی خواہشات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے جن کی تکمیل نہ ہونے کی وجہ سے ناشکری اور ناقدری کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی مقاصد کی خاطر مختلف اشیاء کو فروخت کرنے کیلئے ٹی وی میں کثرت سے چلنے والے جو اشتہارات چل رہے ہوتے ہیں اُن کو بھی دیکھ دیکھ کر دنیا کی حرص اور طمع پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ

بازار، شاپنگ مال اور مارکیٹوں میں کثرت سے آنا جانا اور گھومنا بھی ناشکری اور ناقدری کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے، کیونکہ وہاں موجود دنیا جہاں کی خوبصورت اور مہنگی اشیاء، نیز نت نئی آنے والی نئی نئی ورائٹیاں انسان کو دنیا کا حریص اور لالچی بنانے میں بڑا کردار اداء کرتی ہیں جس کی وجہ سے اِنسان اپنی حاصل شدہ نعمتوں کو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: **أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا**

اللہ کی نعمتوں کی قدر دانی اور اس کا شکر اداء کرنا یہ مؤمن کا ایک انتہائی بہترین اور عُمدہ وصف ہے جس کو پیدا کرنے میں ماں باپ، سرپرست اور اساتذہ کی صحیح تربیت کا بڑا دخل ہوتا ہے، لیکن یہ حقیقت واضح اور عیاں ہے کہ آج اِس تربیت کی جانب توجہ کم بلکہ کسی حد تک ناپید ہوتی جارہی ہے، گھروں میں بھی اور تعلیمی درس گاہوں میں بھی تربیت پر توجہ کا فقدان ہوتا چلا جارہا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا ایک عمومی مزاج شکوے اور شکایت کا بنتا چلا جارہا ہے جو یقیناً قابلِ افسوس ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا متقاضی ہے کہ اُس کے آگے بند باندھے جائیں۔اِس کیلئے ماں باپ کے ساتھ ساتھ پڑھانے والے اَساتذہ کو بھی

علمِ دین وہ روشنی ہے جس کی ضیاء میں اِنسان کو چلنے کا راستہ ملتا ہے، صحیح غلط کی پہچان ہوتی ہے، کھرا کھوٹا سمجھ آتا ہے، نفع و ضرر کا اِدراک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی علیہ الصلوۃ و السلام کے طریقے سمجھ آتے ہیں جس کی برکت سے اُس کے قدم اچھے کاموں کی جانب اُٹھتے اور بڑھتے چلے جاتے ہیں، لیکن جب یہ روشنی ہی اِنسان کے پاس نہ ہو تو زندگی میں اُس کے اندر کئی قسم کی اخلاقی اور عملی بُرائیاں پیدا ہونے لگ جاتی ہیں۔ شکرِ نعمت کا معاملہ بھی کچھ اِسی طرح کا ہے، جب ایک انسان کو اِس بات کا علم ہی نہ ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا ہر حال میں شکر اداء کرنا چاہیئے اور کسی حال میں اپنے پیدا کرنے والے کی ناشکری کر کے دنیا و آخرت کا نقصان سر پر نہیں لینا چاہیئے تو وہ کیسے اور کیونکر شکر کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہے، نتیجہ یہ کہ ذرا سی

ستائیسویں خامی: مَردوں کی جانب مائل ہونا اور اُنہیں مائل کرنا:

ایک خامی عورتوں کی یہ ہے کہ وہ اپنے انداز اور طور طریقوں سے اور لباس و پوشاک سے مَردوں کو اپنی جانب مائل کریں بلکہ خود بھی مَردوں کی طرف مائل ہوں، ایسی عورتوں کو آپ ﷺ نے جہنمی عورتیں

صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا،

قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ، مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا

اٹھائیسویں خامی: شوہر کے مال اور عزت میں خیانت کرنا:

سے شبِ معراج کے

ثُمَّ أَتَى عَلَى قَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ لَحْمٌ فِي قِدْرٍ نَضِيجٌ، وَلَحْمٌ آخَرُ نِيءٌ خَبِيثٌ، فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ الْخَبِيثَ وَيَدَعُونَ النَّضِيجَ الطَّيِّبَ پھر نبی کریم ایک ایسی قوم کے پاس آئے جن

ہیں؟حضرت جبریل نے فرمایا: الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِكَ يَقُومُ مِنْ عِنْدِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا، فَيَأْتِي الْمَرْأَةَ الْخَبِيثَةَ، فَيَبِيتُ مَعَهَا حَتَّى يُصْبِحَ، وَالْمَرْأَةُ تَقُومُ مِنْ عِنْدِ زَوْجِهَا حَلَالًا طَيِّبًا، فَتَأْتِي الرَّجُلَ الْخَبِيثَ فَتَبِيتُ عِنْدَهُ حَتَّى تُصْبِحَ

گندی (زانیہ) عورت کے پاس جاکر پوری رات گزارتا تھا، اور

عورت اپنے پاکیزہ اور حلال شوہر کے پاس سے اُٹھ کر گندے (زانی) مَرد کے پاس جاکر پوری رات گزارتی

وَمِنَ الشَّقَاوَةِ:

الْمَرْأَةُ تَرَاهَا فَتَسُوْءُكَ، وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ، وَإِنْ غِبْتَ عَنْهَا لَمْ تَأْمَنْهَا عَلَى نَفْسِهَا، وَمَالِكَ

ے، اور اگر تم موجود نہ ہو تو تمہیں اُس پر اُس کی ذات اور اپنے مال میں امن و اعتماد نہ ہو (یعنی وہ اپنی عزّت و آبرو اور تمہارے مال میں خیانت کی مرتکب ہوتی ہو)۔ (مستدرکِ حاکم:2684)

ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ: رَجُلٌ

فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَعَصَى إِمَامَهُ، وَمَاتَ عَاصِيًا، وَأَمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ فَمَاتَ، وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، قَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ، فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ تین افراد ایسے ہیں جن کے بارے میں مت پوچھو (کہ اُن کے ساتھ کیا کچھ ہوگا) ایک تو وہ شخص جو (مسلمانوں کی) جماعت کو ترک کردے، اپنے حاکم کی نافرمانی کرے اور اِسی نافرمانی میں مَر جائے، دوسرا وہ غلام یا باندی جو بھاگ کھڑے ہوں اور اسی حالت میں مَر جائیں، تیسری وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو، اور وہ (شوہر) بیوی کے سارے خرچے (اور ضروریات) کیلئے کافی ہو (لیکن پھر بھی) وہ عورت شوہر کے (جانے کے) بعد (دوسروں

حضرت عبد اللہ بن عباس نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: لَا تَأْذَنُ امْرَأَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَقُومُ مِنْ فِرَاشِهَا فَتُصَلِّيَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ کوئی عورت اپنے شوہر سے پوچھے بغیر اس کے گھر میں کسی کو (داخل ہونے کی) اِجازت نہ دے، اور شوہر کے بستر سے اُس کی اِجازت

حضرت انس بن مالک نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "إِذَا تَطَيَّبَتِ الْمَرْأَةُ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَإِنَّمَا هُوَ نَارٌ فِي شَنَارٍ

انتیسویں خامی: راز کی بات کو لوگوں کے سامنے ذکر کرنا:

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہونے والے مخصوص معاملات کا اور شرم کی باتوں کا دوسری عورتوں کے سامنے تذکرہ کرتی ہیں، حدیث میں اس کی سختی کے ساتھ مُمانعت کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ تشریف

إِنِّي

لَأَحْسِبُكُنَّ تُخْبِرْنَ بِمَا يَفْعَلُ بِكُنَّ أَزْوَاجُكُنَّ

کاموں کو دوسروں کے سامنے ذکر کر دیتی ہو جو تمہارے شوہر تمہارے ساتھ کرتے ہیں؟ اُس عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جی ہاں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اور ہم تو اس

فَلَا تَفْعَلْنَ، فَإِنَّ

اللّٰہَ یَمْقُتُ مَنْ یَفْعَلُ ذَلِكَ

عَسَى رَجُلٌ يُحَدِّثُ بِمَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

أَهْلِهِ، أَوْ عَسَى امْرَأَةٌ تُحَدِّثُ بِمَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا اور اپنی بیوی

کے درمیان ہونے والی باتوں کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے اور کوئی عورت اپنے اور اپنے شوہر کے

درمیان ہونے والی باتوں کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتی ہے؟ لوگ یہ سن کر خاموش رہے۔ حضرت اسماء

بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: "إِي وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ وَإِنَّهُنَّ

لَيَفْعَلْنَ

فرمایا: "فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ مِثْلَ ذَلِكَ مِثْلَ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةٍ فِي ظَهْرِ الطَّرِيقِ فَغَشِيَهَا وَالنَّاسُ

يَنْظُرُونَ ایسا نہ کیا کرو، اِس لئے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانہ سے بیچ سڑک پر ملے

تی ہیں وہ مرد و عورت دونوں ہی کیلئے ایک اَمانت کی

حیثیت رکھتی ہیں، چنانچہ میاں یا بیوی کا اُن باتوں کو باہر دوسروں کے سامنے بیان کرنا اگرچہ وہ کتنے قریبی

دوست یا راز دار ہی کیوں نہ ہوں یہ ایک کھلی بے حیائی اور اَمانت میں خیانت ہے۔ حدیث میں اس کو نہ

صرف خیانت بلکہ ایک بہت بڑی خیانت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی

"إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا   سے بڑی خیانت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے

الشِّيَاعُ حَرَامٌ

الکبریٰ بیہقی:

تیسویں خامی: فتنہ اور شیطان کا آلہ کار بننا:

عورتوں کی ایک بہت بڑی خامی یہ ہے کہ وہ مُعاشرے میں لوگوں کیلئے فتنہ و فساد کا سبب بن جائیں، اپنے قول و فعل، لباس و پوشاک، انداز اور طور طریقوں سے شیطان کا آلہ کار ثابت ہوں، اور مُعاشرے میں ان کی وجہ سے فحاشی، عُریانی اور زناکاری پھیلے، فتنے اور فسادات پیدا ہوں، رشتے ناطے ٹوٹنے لگ جائیں۔ یہ سب عورت کے خطرناک فتنے کہلاتے ہیں جن کے حصول کیلئے شیطان بڑے شاطرانہ طریقے سے عورت ذات کو استعمال کر رہا ہوتا ہے اور بسا اوقات عورت کو اس کا احساس و شعور ہی نہیں ہوتا۔ اِسی لئے احادیثِ طیّبہ میں عورت کو فتنہ، شیطان کا جال اور رسیاں کہا گیا ہے کیونکہ شیطان ان کے ذریعہ لوگوں کا شکار کر کے فتنہ و فساد پھیلاتا ہے۔ ذیل میں اِس سلسلے کی احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے خطبہ میں یہ بات اِرشاد فرمائی: "اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ شراب تمام گناہوں کا

مَجموعہ ہے، عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں (جن کے ذریعہ شیطان مردوں کا شکار کرتا ہے) اور دنیا کی محبت

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا: يَا رَبِّ قَدْ أُهْبِطَ آدَمُ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ كِتَابٌ وَرُسُلٌ، فَمَا كِتَابُهُمْ وَرُسُلُهُمْ

رسول کون ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: رُسُلُهُمْ: الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ مِنْهُمْ، وَكُتُبُهُمْ: التَّوْرَاةُ وَالزَّبُورُ وَالْإِنجيلُ وَالْفُرْقَانُ، قَالَ: فَمَا كِتَابِي؟ قَالَ: كِتَابُكَ: الْوَشْمُ، وَقُرآنُكَ: الشِّعْرُ، وَرُسُلُكَ: الْكَهَنَةُ، وَطعامُكَ: مَا لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، وَشَرابُكَ: كُلُّ مُسْكِرٍ، وَصِدْقُكَ: الْكَذِبُ، وَبيتُكَ: الْحَمَّامُ، وَمصائدُكَ: النِّسَاءُ، وَمُؤَذِّنُكَ: الْمِزْمارُ، وَمَسْجِدُكَ: الْأَسْوَاقُ اُن کے رسول فرشتے ہوں گے اور لوگوں ہی میں سے انبیاء ہوں گے، اور اُن کی کتابیں توراۃ، زبور، انجیل اور فرقان (قرآن مجید) ہونگی۔ شیطان نے کہا: میری کتاب کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: تیری کتاب جسم گودنا ہے، تیرا قرآن شعر ہے، تیرے رسول کاہن لوگ ہیں، تیرا کھانا وہ چیز ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، تیرا مشروب ہر نشہ آور چیز ہے، تیرا سچ جھوٹ ہے، تیرا گھر حمام ہے، تیرا

مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ

فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

إِنَّ الْمَرأَةَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ

إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ

اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي

إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ

مَا أَيِسَ الشَّيْطَانُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَتَاهُ مِنْ قِبَلَ النِّسَاءِ

مگر اُس کے پاس عورتوں کی جانب سے آتا ہے (یعنی عورتوں کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے) اُنہی کے بارے میں

آتا ہے، حضرت علی بن زید بن جُدعان فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اُس

)سال ہو چکی تھی، ایک آنکھ اُن کی جاچکی تھی اور دوسری بھی

کمزور تھی (یعنی اُنہوں نے زمانہ گزارا تھا اور ہر طرح کے تجربات سے گزرے تھے، یہ بات اُنہوں نے اُس

مَا مِنْ شَيْءٍ أَخْوَفَ عِنْدِي مِنَ النِّسَاءِ

سے ایک قصہ منقول ہے کہ ایک راہب اپنے معبد

عبادت کیا کرتا تھا، ایک عورت نے اُس (کو فتنے میں مبتلاء کرنے) کیلئے اپنے آپ کو مزیّن و آراستہ کیا، جس

کی وجہ سے وہ راہب اُس کے ساتھ بدکاری کر بیٹھا اور وہ عورت حاملہ ہو گئی، شیطان اُس راہب کے پاس آیا

اور اُس سے کہنے لگا اُقْتُلْهَا فَإِنَّهُمْ إِنْ ظَهَرُوا عَلَيْكَ افْتَضَحْتَ" اِس عورت کو قتل کردو کیونکہ

ہو جاؤ گے، اُس راہب نے (شیطان کی بات میں آکر) اُس عورت کو قتل

أَنَا الَّذِي زَيَّنْتُ لَكَ، فَاسْجُدْ

لِي سَجْدَةً أُنْجِكَ میں نے ہی عورت کو تیرے لئے مزیّن و آراستہ کیا تھا، پس اب مجھے سجدہ کرلو میں تمہیں بچالوں گا، اُس راہب نے اُسے سجدہ کرلیا۔ پس اِسی طرح کے معاملہ میں قرآن کریم کی یہ آیت ہے: ﴿كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ﴾ اُن کی مثال

وں کیلئے اپنے آپ کو فتنوں کا ذریعہ بننے سے بچائے اور کسی بھی طرح شیطان کا آلہ کار بننے سے بچے، اِسی میں اس کی بھی اور مُعاشرے کی بھی خیر و بھلائی ہے۔ اور اِس کیلئے اُسے مندرجہ ذیل کاموں کو اہتمام سے کرنا چاہیئے:

(1) جسم اور چہرے کے پردے کا خصوصی اہتمام کریں اور ہر قسم کی بے پردگی و بے حجابی سے بہر صوت لازمی بچیں۔ (2) زیادہ سے زیادہ گھر کی چار دیواری میں محدود رہیں اور بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے سے بچیں، حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فتنوں کے دَور میں گھر میں رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور عورت کو تو ویسے بھی قرآن کریم میں گھروں میں رہنے کا حکم دیا گیاہے۔ (3) زیب و زینت اور بناؤ سنگھار صرف اپنے شوہر کیلئے کریں اور وہ بھی حدودِ شرع کے اندر رہتے ہوئے اور اعتدال کے ساتھ۔ نامَحرموں کے سامنے مزیّن اور آراستہ ہونے سے کلی اجتناب کریں۔ (4) اپنی نظروں کی حفاظت کریں اور پردہ و حجاب کے

ذریعہ دوسروں کیلیئے بھی نظروں کی بھی حفاظت کا ذریعہ بنیں تا کہ مُعاشرے سے بد نظری کے مُہلک اور لعنت والے گناہ کا خاتمہ ہو۔(5)عفّت اور پاکدامنی کا خیال رکھیں، اپنی عزّت و آبرو اور عصمت کی حفاظت

ہر گز تعلّق قائم نہ کریں، یہ صرف

دھوکہ بازی ہے اور اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی ہے جس میں ذلّت و رُسوائی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی ہے۔(5)ہر قسم کے گناہوں سے اپنی زبان کی خصوصی حفاظت کریں۔غیبت، جھوٹ، بدکلامی، بدگمانی، غلط بیانی اور لعن طعن وغیرہ سے اپنی زبانوں کو پاک رکھیں کیونکہ احادیثِ طیّبہ کے مطابق قیامت کے دن سب سے زیادہ اِسی زبان ہی کی وجہ سے لوگ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔(6)حرام اور بیجا خواہشات سے اجتناب کریں، اپنی خواہشات کو محدود اور حدودِ شرع کا پابند کریں، کفایت شعاری اور قناعت و شکر کے دامن کو تھامیں۔(7)شوہر کی اِطاعت اور اس کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھیں اور اپنی ذات سے کسی بھی قسم کی اُس کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

کاموں سے حتی الامکان بچیں اور یہ جان لیں کہ شوہر کی رضامندی کے حالت میں دنیا سے جانا جنّت میں داخلہ کا باعث ہے۔(9)شوہر کے سامنے محکوم اور ماتحت بن کر رہیں، اُس پر مسلّط ہونے اور اُسے اپنے ماتحت کرنے کی ہر گز کوشش نہ کریں، اور یاد رکھیں کہ عورتوں کی یہ انتہائی گری ہوئی اور خلافِ شریعت سوچ ہے کہ ”شوہر کو اپنی مٹھی میں لینے کی کوشش کرنی چاہیئے“۔خود سوچیں کہ جسے اللہ نے حاکم اور

)اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کریں، نمازوں کا اہتمام کریں،روزوں کی ادائیگی کیجئے ،جو روزے رمضان المبارک میں رہ جائیں اُن کی قضاء کا اہتمام کریں،سونے اور زیورات کی خوب اہتمام اور شوق سے زکوۃ نکالیں اور دیگر اعمال میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں،ان شاء اللہ بہت سے فتنوں سے بچ جائیں گی۔

اکتیسویں خامی:شوہر پر اُس کی وسعت سے زیادہ بوجھ ڈالنا:

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا تَسَوَّرْنَ الذَّهَبَ،وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ، فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ، وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لَا يَجِدُ

عورت کے فتنہ کا خوف ہے، جبکہ وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ ہوں گی،شام کے نرم و ملائم (مہنگے) کپڑے پہنیں گی پس(اُن مہنگے اور قیمتی زیورات اور ملبوسات کے حصول کیلئے)مالدار کو تھکا دیں گی

مذکورہ حدیث سے عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو اُن کی وُسعت اور

ہیں کہ جس کے اُٹھانے کی اُس

میں سکت نہیں ہوتی،ایسی ایسی فضول اور بیجا بلکہ بعض اوقات حرام اور ناجائز خواہشات کرتی ہیں کہ جن کو پورا کرنا اُس کی محدود اور قلیل تنخواہ میں ممکن نہیں ہوتا لیکن وہ پھر بھی کسی نہ کسی طرح کہیں نہ کہیں سے

"کے بمصداق

سکون سے نہیں رہ

ِ حرام میں راحت و سکون کہاں اور کیسے نصیب ہو سکتا ہے، پھر یہی ہوتا ہے کہ بیماری اور

پریشانی اُس گھر میں بسیرا کر لیتی ہے، شیاطین وجنا ِ حرام کی

دیکھ لیجئے ! کس طرح ایک عورت کی بیجا خواہشات کی وجہ سے ایک پورے گھر بلکہ پورے خاندان اور

بتیسویں خامی: بغیر کسی شرعی وجہ کے شوہر سے طلاق و خلع کا مطالبہ کرنا:

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ وہ شوہر سے کسی ناراضگی اور ناگواری کی وجہ سے طلاق اور خلع کا مطالبہ

ُ .

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ

غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الجَنَّةِ

الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ

الْمُنَافِقَاتُ

لڑائی جھگڑوں میں مَردوں یا عورتوں کی جانب سے یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ مَرد طلاق کی دھمکی دیتے ہیں یا عورت طلاق کا مطالبہ کرنے لگتی ہے حالآنکہ دونوں کا یہ عمل انتہائی غلط اور بُرا ہے کیونکہ یہی چیز پھر طلاق اور جُدائی کی جانب جانے کا ذریعہ بن جاتی ہے، اِس لئے ایسی بات کو زبان پر لانے بلکہ سوچنے سے سے بھی گریز کرنا چاہیئے۔ طلاق کتنی بُری اور کتنی قبیح اور ناپسندیدہ چیز ہے اِس کا اندازہ مندرجہ ذیل روایات سے کیا جاسکتا ہے جو طلاق کی قباحت میں وارد ہوئی ہیں:

أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

الطَّلَاقُ

مَا أَحَلَّ اللَّهُ

شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ

يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا

عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ اے مُعاذ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر ایسی کوئی چیز پیدا نہیں کی جو اُس کے نزدیک (یعنی غلام آزاد کرنے) سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو اور روئے زمین پر ایسی کوئی چیز نہیں پیدا کی جو

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے ایک (ضعیف) روایت مَروی ہے کہ نبی کریم

تَزَوَّجُوا، ولاَ تُطَلِّقُوا فَإِنَّ الطَّلاقَ يَهْتَزُّ منه العَرْشُ

إِنَّ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ الذَّوَّاقِينَ وَلَا الذَّوَّاقَاتِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً ابلیس اپنا تخت حکومت پانی

کہتا ہے فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا ایسا ایسا کیا(یعنی فلاں فلاں فتنے پیدا

مَا صَنَعْتَ شَيْئًا

مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ

میں نے (ایک بندہ کو گمراہ کرنا شروع کیا اور) اس وقت تک اس آدمی کا پیچھا نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈالو دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ابلیس (یہ سن کر) اس

نِعْمَ أَنْتَ

فَيَلْتَزِمُهُ

حضرت سیدنا ابوہریرہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: لَاتَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

تینتیسویں خامی: زکوۃ ادا نہ کرنا:

می یہ ہے کہ وہ اپنے مال خصوصاً زیور وغیرہ کی زکوۃ ادا نہ کرے، کیونکہ زکوۃ فرض ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی اور کمزوری کا شکار ہونا اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے۔ عورتوں میں جہالت، غفلت، لاپرواہی اور سستی کی وجہ سے یہ خامی بڑی کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے، چنانچہ بہت سی عورتوں کے اندر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ شادی کے بعد کئی کئی سال بلکہ ایک طویل زمانہ تک زیور کو رکھنے کے باوجود اُس کی زکوۃ کی جانب توجہ ہی نہیں دیتیں، نہ سالانہ اُس کی زکوۃ نکالتی ہیں ہے، نہ قربانی کرتی ہیں اور نہ ہی مال کے دیگر حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرتی ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جان بن کر مختلف قسم کی بیماریوں اور پریشانیوں کا باعث اور آخرت میں سخت اور

شدید عذاب کا سبب بن جاتا ہے۔ذیل میں اس سلسلے کی چند احادیثِ طیّبہ ذکر کی جارہی ہیں جن سے عورتوں کیلئے اس کی تاکید کو بہت اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے:

دو عورتیں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں، اُن دونوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن

أَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟

أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟

فَأَدِّيَا زَكَاتَه

أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ

ذَهَبٍ، قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ، جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن اُس کے گلے میں اُسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی

صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ

اِرشاد فرمایا:کیا تم اس کی زکوۃ اداء کرتی ہو؟میں نے کہا : نہیں اِرشاد فرمایا: هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ

أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟

أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ تمہیں اس بات سے خوشی

هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ

يَا فَاطِمَةُ، أَيَغُرُّكِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ

کی ناراضگی دیکھ کر) وہ زنجیر (ہار) بازار بھجوا دیا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ

سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ

نے فرمایا: سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ وہ (سونے کے نہیں) آگ کے دو کنگن ہیں۔ اُس نے کہا

طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ یا رسول اللہ! ایک سونے کا ہار ہے، آپ نے فرمایا: طَوْقٌ مِنْ نَارٍ

قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ

قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ ہ (سونے کی نہیں) آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس

إِنَّ

الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ یا رسول اللہ! اگر عورت اپنے شوہر کے سا

سنگھار نہ کرے تو وہ اُس پر بھاری ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ

تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ تُصَفِّرَهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيرٍ

چونتیسویں خامی: نامحرموں کے ساتھ خلوت اختیار کرنا:

عورتوں کے اندر ایک خامی جو بعض اوقات بڑی مُہلک اور خطرناک ثابت ہو جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ غیر محرم کے ساتھ خلوت اختیار کریں، نامحرم کے ساتھ سفر کریں، جبکہ احادیث میں اس کی بڑی سختی کے ساتھ مُمانعت کی گئی ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل روایات میں اس کی مُمانعت کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

لَاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ،

وَلاَ تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ

نہ ہی کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے جبکہ میری اہلیہ حج کے اِرادے سے نکل رہی ہیں تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ" جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج

أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ

رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، قَالَهَا ثَلَاثًا خبردار! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ جب

حاکم:

إِيَّاكُمْ وَالْخَلْوَةَ

بِالنِّسَاءِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا خَلَا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَّا دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا، وَلَيَزْحَمُ رَجُلٌ

خِنْزِيرًا مُتَلَطِّخًا بِطِينٍ، أَوْ حَمْأَةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَزْحَمَ مَنْكِبِهِ مَنْكِبَ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ

عورتوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنے سے بچو، قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو شیطان ضرور اُن کے درمیان داخل ہو جاتا ہے، اور

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ

يَا رَسُولَ اللهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟

الْحَمْوُ

الْمَوْتُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا، أَوْ ذَا مَحْرَمٍ

سنن کبریٰ بیہقی:

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم نے اِرشاد فرمایا: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ أَنْ يَخْلُو بِامْرَأَةٍ لَيْسَتْ ذَاتَ مَحْرَمٍ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی مؤمن کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے مگر اِسی طرح کہ اُس عورت کے ساتھ اُس کا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **مَثَلُ الَّذِي يَأْتِي الْمُغِيبَةَ لِيجْلِسَ عَلَى فِرَاشِهَا، وَيَتَحَدَّثَ عِنْدَهَا، كَمَثَلِ الَّذِي يَنْهَشُهُ أَسْوَدُ مِنَ الْأَسَاوِدِ**

آئے جس کا شوہر گھر پر نہ ہو، اس کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس کو کالے اور

پینتیسویں خامی: زنا کرنا:

کی حُرمت اور قباحت و شناعت میں کچھ کہنے کی بھی ضرورت بھی نہیں، ہر شخص اس کی مضرّتوں اور نقصانات کو اور اس کی وجہ سے اللہ کے نازل ہونے والے قہر و غضب کو بہت حد تک جانتا اور سمجھتا ہے، دنیا کا کوئی مذہب اس کے جواز اور اِس کی اِباحت کا قائل نہیں، ہاں! جدید دَور کے جدّت پسند اور مغرب کے مادر پدر آزاد مُعاشرے سے مرعوب اور متاثر لوگ ضرور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ایک مَرد اور عورت جب باہمی رضامندی کے ساتھ جنسی عمل پر راضی ہوں تو اُن کو اپنے طبعی تقاضوں کے پورا کرنے

بات اِس قدر گری پڑی ہے کہ جس کے ردّ کیلئے دین و مذہب اور

شرعی نصوص کی بھی ضرورت نہیں، خود انسانی عقل اور فطرتِ انسانی ہی اِس کا اِنکار کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے

زنا کی سخت اور شدید وعیدیں:

قرآن و حدیث میں بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ زنا کی حرمت و قباحت اور اس کی سخت اور شدید وعیدیں اور سزائیں ذکر کی گئی ہیں، جن کا یہاں اِحاطہ تو نہیں کیا جاسکتا البتہ چند وعیدیں ملاحظہ فرمائیں:

زنا کی سخت سزا کوڑے اور سنگساری:

۔ (شادی شدہ) کو سنگسار کر دیا جاتا ہے جبکہ غیر ۔ (غیر شادی

الزَّانِيَةُ

وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ــنے والی عورت اور زنا

کرنے والے مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ، اور اگر تم اللہ اور یوم

کے معاملے میں اُن پر ترس کھانے کا کوئی جذبہ تم پر غالب نہ آئے، اور یہ بھی چاہیئے کہ مؤمنوں کا ایک مجمع

۔

مُحصن کے سنگسار کرنے کا حکم پہلے خود قرآن کریم کی آیت میں موجود تھا جس کی تلاوت تو منسوخ ہو چکی ہے لیکن اُس کا حکم قیامت تک کیلئے باقی ہے، چنانچہ احادیث میں اس کی صراحت کی گئی ہے، چنانچہ

لَاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ،

يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ،إِلَّا بِإِحْدَى ثَلاَثٍ:النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

مسلمان کا خون (یعنی اُسے قتل کرنا) حلال نہیں مگر تین باتوں میں سے کسی ایک وجہ سے : ایک یہ کہ (قصاص میں) جان کے بدلے میں جان ماری جائے، دوسرا یہ کہ شادی شدہ زنا کرنے والا (جس کو رجم کر دیا جاتا ہے)، تیسرا وہ شخص جو دین سے نکل جانے والا، (مسلمانوں کی) جماعت سے نکل جانے والا (یعنی

زنا ایک کھلی بے حیائی اور بے راہ روی ہے:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے زنا کو ایک کھلی بے حیائی اور گھناؤنا عمل قرار دیا ہے: ﴿إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا

فَاحِشَةً مَقْتًا سَاءَ سَبِيلًا

قباحتِ عادیہ کو بیان کیا گیا ہے۔ گویا زنا ایک ایسی گندی اور قبیح چیز ہے جس کو عقلی، شرعی اور عُرفی کسی بھی طرح درست اور صحیح نہیں کہا جاسکتا، اور جو چیز عقلاً، شرعاً اور عادۃً تینوں طرح ہی قبیح اور شنیع ہو وہ انتہائی

زنا کے قریب جانا بھی ممنوع ہے:

جب کوئی چیز بہت زیادہ خطرناک اور خوفناک ہوتی ہے اُس کی مضرّتیں اور ہلاکتیں شدید ہوتی ہیں تو

بھی گریز کیا جائے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بھڑکتی

ہوئی آگ کے قریب سے بھی نہیں گزرا جاتا کیونکہ نہ معلوم کب اور کون سی چنگاری اُڑ کر جھلسادے، اِسی

طرح زنا بھی ایسی مہلک اور خطرناک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کے قریب جانے اور اس کے اسباب و

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اِس آیت میں صرف زنا ہی سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اُس کے دواعی اور اسباب خواہ قریبہ ہوں یا بعیدہ، اُن

یکھنا، باتیں کرنا یا سننا، یا اس کی جانب چل کر جانا، ملاقات کرنا، چھونا

بوس و کنار کرنا، یہ سب حرام و ناجائز ہیں، کیونکہ یہ سب زنا کے دواعی اور اسباب ہیں اور ان سب ہی سے

بچنا ضروری ہے، احادیثِ مبارکہ میں اِن سب کو زنا ہی قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا، مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا

مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ

زِنَاهَا الْبَطْشُ،وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى،وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ

شرک کے بعد کوئی گناہ زنا سے بڑھ کر نہیں:

ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ
بِاللَّهِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِي رَحِمٍ لَا تَحِلُّ لَهُ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو

دنیا و آخرت میں زنا کے چھ بڑے نقصانات:

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ،
إِيَّاكُمْ وَالزِّنَا، فَإِنَّ فِيهِ سِتَّ خِصَالٍ، ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا، وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ، فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا: فَذَهَابُ الْبَهَاءِ، وَدَوَامُ الْفَقْرِ، وَقِصَرُ الْعُمُرِ، وَأَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ: سَخَطُ اللهِ، وَسُوءُ الْحِسَابِ، وَالْخُلُودُ فِي النَّارِ اے مسلمانو!زنا سے بچو، اِس لئے کہ اس میں چھ خصلتیں

زنا سے چہرے بے رونق اور بے نور ہو جاتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَكُمْ،وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوجَكُمْ، وَلَتُقِيمُنَّ وُجُوهَكُمْ أَوْ لَتُكْسَفَنَّ وُجُوهُكُمْ تم لوگ ضرور بالضرور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو

زنا سے فقر و فاقہ اور مسکنت پیدا ہوتی ہے:

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللَّهِ فِي الأَرْضِ

يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَإِنْ عَدَلَ كَانَ لَهُ الأَجْرُ، وَكان يَعْنِي عَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَإِن جَارَ، أَوْ حَافَ، أَوْ ظَلَمَ كَانَ عَلَيْهِ الْوِزْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ

ہوتا ہے، اُس کے پاس اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم آکر پناہ حاصل کرتا ہے، پس اگر وہ عدل و اِنصاف

کے اوپر لازم ہوتا ہے کہ وہ اُس کے شکر گزار اور قدر دان بنیں،

اور اگر وہ ظلم اور نااِنصافی سے کام لے تو اُس پر اس کا وَبال ہوتا ہے اور رعایا کے ذمّے صبر کرنا ہوتا ہے۔

وَإِذَا جَارَتِ الْوُلاةُ قَحَطَتِ السَّمَاءُ،وَإِذَا مُنِعَتِ الزَّكَاةُ

هَلَكَتِ الْمَوَاشِي،وَإِذَا ظَهَرَ الزِّنَا ظَهَرَ الْفَقْرُ وَالْمَسْكَنَةُ وَإِذَا خَفَرَتِ الذِّمَّةُ أُدِيلَ لِلْكُفَّارِ

جب حکمران ظلم کریں تو آسمان سوکھ جاتا ہے (بارشیں نہیں ہوتیں)، جب زکوۃ روک لی جائے تو مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں، جب زناکاری پھیل جائے تو فقر اور مسکنت عام ہو جاتی ہے، اور جب ذمہ (عہد) توڑے

الزِّنَا يُورِثُ الْفَقْرَ

زنا کا عام ہو جانا قربِ قیامت کی نشانی ہے:

بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربِ قیامت کی ایک اہم نشانی یہ ہے کہ لوگوں میں زنا اور بدکاری

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ

الرِّبَا، وَالزِّنَا، وَالْخَمْرُ

مِنْ أَشْرَاطِ

السَّاعَةِ، أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ

جائے گا، مردوں کی قلّت اور

حضرت عبد اللہ بن عمرو نبی کریم ﷺ کا یہ نقل فرماتے ہیں: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَتَسَافَدُوا فِي الطَّرِيقِ تَسَافُدَ الْحَمِيْرِ، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ لَكَائِنٌ؟ قَالَ:نَعَمْ لَيَكُونَنَّ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ گدھوں کی طرح راستوں میں ایک دوسرے سے بدکاری کریں گے، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ! یہ ضرور ہو گا ؟ آپ ﷺ نے

ایک روایت میں آپ نے قربِ قیامت کے احوال کو ذکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:حَتَّى تَمُرَّ الْمَرْأَةُ فَيَقُومُ إِلَيْهَا، فَيَرْفَعُ ذَيْلَهَا فَيَنْكِحُهَا وَهُمْ يَنْظُرُونَ، كَمَا يَرْفَعُ ذَيْلَ النَّعْجَةِ، وَرَفَعَ ثَوْبًا عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ السُّحُولِيَّةِ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: لَوْ تَجَنَّبْتُمُوهَا عَنِ الطَّرِيقِ، فَذَلِكَ فِيهِمْ كَأَبِي بكر وعمر رَضِيَ اللهُ عَنْهما، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَهُ أَجْرُ خَمْسِينَ مِمَّنْ صَحِبَنِي وَآمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي

راستہ چلتی ہوئی کوئی عورت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے گی تو اُن لوگوں میں سے کوئی شخص اُٹھ

تے ہیں، پس اُس وقت

کوئی کہنے والا کہے گا کہ عورت کو لے کر دیوار کی اوٹ میں چلے جاؤ، وہ کہنے والا اُس دن اُن لوگوں میں اجر و ثواب کے اعتبار سے ایسا ہو گا جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تمہارے درمیان مرتبہ رکھتے ہیں، پس اُس دن جس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو اُس کے لئے ایسے پچاس لوگوں کا اجر و ثواب کا ہو گا جنہوں نے مجھے دیکھا، مجھ پر ایمان لائے، میری اطاعت کی اور میری اتباع کی، یعنی

زنا کا عام ہو جانا اللہ کے عذاب کے نازل ہونے کا سبب ہے:

نبی کریم مَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الزِّنَى وَالرِّبَا إِلَّا أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللَّهِ

لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ

يَفْشُ فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَإِذَا فَشَا فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَيُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِقَابٍ

میری امّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی جب تک کہ اُن میں (زنا کی کثرت کی وجہ سے) زنا سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت نہ ہو جائے، پس جب ولد الزنا پھیل جائیں گے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُن کو عمومی

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہی کی ایک اور روایت میں ہے: لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مُتَمَاسِكٌ أَمْرُهَا مَا لَمْ يَظْهَرْ فِيهِمْ أَوْلَادُ الزِّنَى، فَإِذَا ظَهَرُوا خِفْتُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ میری امّت ہمیشہ خیر و

ہونے والے بچے عام نہ ہو جائیں، پس جب ولد الزنا پھیل جائیں تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں عمومی

زنا کا عادی شخص بت پرست کی طرح ہے:

الْمُقِيمُ عَلَى الزِّنَا كَعَابِدِ

وَثَنٍ

زنا ایمان کے منافی ہے:

لاَ يَزْنِي العَبْدُ حِينَ يَزْنِي

وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ کوئی بندہ جس وقت وہ زنا کررہا ہوتا ہے، مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ چوری کررہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ شراب پی رہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ قتل کررہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا۔ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: "كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ؟" ایمان اُس بندے سے کیسے کھینچ لیا جاتا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرکے پھر اُنہیں الگ کیا اور فرمایا: اِس طرح (ایمان اُس سے الگ ہوجاتا ہے) پھر اگر وہ توبہ

إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ

كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ

ہے اور اُس کے سر پر سائبان کی طرح معلّق رہتا ہے، جب وہ زنا ختم ہو جاتا ہے تو وہ ایمان واپس اُس کی

مَنْ زَنَى وَشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللَّهُ

مِنْهُ الْإِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهِ جس نے زنا کیا اور شراب پی اللہ تعالیٰ اُس سے

ایمان کو ایسے ہی سلب کر لیتے ہیں جیسے کوئی انسان قمیص اپنے سر سے اتار لیتا ہے۔(مستدرکِ حاکم:57)

إِنَّ الْإِيْمَانَ سِرْبَالٌ يُسَرْبِلُهُ اللهُ مَنْ

يَّشَاءُ، فَإِذَا زَنَى الْعَبْدُ نُزِعَ مِنْهُ سِرْبَالُ الْإِيْمَانُ، فَإِنْ تَابَ رُدَّ عَلَيْهِ

حضرت عبد اللہ بن عباس سے موقوفاً مَروی ہے: تَزَوَّجُوا فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا زَنَى نُزِعَ مِنْهُ نُورُ

الْإِيْمَانِ، فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَعْدُ أَوْ أَمْسَكَهُ

نور چھن جاتا ہے پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اُسے (توبہ کرنے کی صورت میں) لوٹا دیتے ہیں یا روک لیتے ہیں

فَإِذَا

فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ جس نے یہ کام کیے اُس نے

زنا کی وجہ سے دُعاؤں کی قبولیت سے محرومی:

تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى؟ هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ؟ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارٌ

زنا کرنے والوں کی سخت ترین سزائیں:

فَانْطَلَقْنَا إِلَى

ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ اِرْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَّخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ پھر ہم ایک ایسے

فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ

وَأَصْوَاتٌ،قَالَ:فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ

مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا

نے فرمایا: ہم نے اُس میں جھانک کر دیکھا تو اُس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں، اُن کے پاس اُن

کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ جو آپ نے سوراخ میں (جلتے

کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جس رات مجھے معراج پر لے جایا

گیا تو میرا گزر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بکثرت ایسی عورتوں پر ہوا جو اپنے پستانوں سے لٹکی ہوئی تھیں اور

اُن میں سے بعض (تو ایسی تھیں جو) اوندھے مُنہ اپنے پاؤں سے لٹکی ہوئی تھیں، اوراُن کی سخت چیخ و پکار

هَؤُلَاءِ اللَّاتِي

يَزْنِينَ، وَيَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَيَجْعَلْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ وَرَثَةً مِنْ غَيْرِهِمْ یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کرتی

تھیں، اپنی اولاد کو قتل کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کیلئے دوسرے لوگوں سے (زنا کے ذریعہ) وارث بنایا

.

جہنم میں زنا کرنے والوں کی سخت بدبو ہوگی:

إِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالأَرَضِيْنَ

السَّبْعَ وَالْجِبَالَ لَيَلْعَنَّ الشَّيْخَ الزَّانِيَ، وَإِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَتُؤْذِيْ أَهْلَ النَّارِ بِنَتَنِ رِيْحِهَا

لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ تُقَطَّعُ جُلُودُهُمْ بِمَقَارِيْضَ

مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَتَزَيَّنُونَ لِلزِّينَةِ.قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِجُبٍّ مُنْتِنِ الرِّيحِ، فَسَمِعْتُ فِيهِ أَصْوَاتًا شَدِيدَةً، فَقُلْتُ:مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ:نِسَاءٌ كُنَّ يَتَزَيَّنَّ لِلزِّينَةِ، وَيَفْعَلْنَ مَا لَا يَحِلُّ لَهُنَّ

جایا گیا تو میں کچھ ایسے مردوں کے پاس سے گزرا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں، میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو زینت اختیار کرنے لئے مزیّن ہوا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک بہت ہی بدبو دار کنوئیں پر ہوا، میں نے اُس میں بہت ہی سخت قسم کی (چیخنے چلّانے کی) آوازیں سنی، پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زینت اختیار کرنے کی غرض سے خوب مزیّن ہوا کرتی تھیں اور حرام کاری میں مبتلاء ہوتی تھیں۔(شعب الایمان:6326)

ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدِّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا وَأَنْتَنِهِ رِيْحًا وَأَسْوَئِهِ مَنْظَرًا، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قِيلَ:الزَّانُونَ وَالزَّوَانِي پھر فرشتے مجھے لیکر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بہت پھولے ہوئے ،بہت گندی بدبو والے اور بہت بُرے منظر والے تھے، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا: یہ لوگ زنا کرنے والے مَرد اور زنا کرنے والی عورتیں

وَأَنْتَنِهِ رِيْحًا كَأَنَّ رِيْحَهُمُ الْمَرَاحِيْضُ

ہے کہ وہ زانی مرد اور عورت اِس قدر بدبودار ہوں گے کہ گویا اُن کی بدبو اس جگہ کی طرح ہوگی جہاں

زنا کی کثرت سے طاعون پھیل جاتا ہے:

إِذَا بُخِسَ الْمِيْزَانُ حُبِسَ الْقَطْرُ، وَإِذَا كَثُرَ الزِّنَا كَثُرَ الْقَتْلُ وَوَقَعَ الطَّاعُونُ، وَإِذَا كَثُرَ الْكَذِبُ كَثُرَ الْهَرْجُ جب ناپ تول میں کمی ہونے لگے تو بارش روک دی جاتی ہے،جب زنا کی کثرت ہوجائے تو قتل(اموات)کی کثرت ہوجاتی ہے اور طاعون واقع ہوجاتا ہے اور جب جھوٹ کثرت سے بولا جانے لگے تو"ھرج"یعنی قتل وغارتگری کی کثرت ہوجاتی ہے۔(مستدرکِ حاکم:3536)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم کا اِرشاد ہے: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ

زنا نئی بیماریوں کے پیدا ہونے کا باعث ہے:

يَا

مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ

میں مبتلا ہو۔ __ لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا جس قوم میں فحاشی اِس قدر ظاہر

__ وَلَمْ يَنْقُصُواالْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ،

إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ

__ وَلَمْ يَمْنَعُوا

زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ،وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے ۔

__ وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ، وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ،

فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ انکے اموال چھین لیتے ہیں۔ پنجم: "وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ

بلکہ اللہ تعالی کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے

کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالی اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات

زنا سے وبائی امراض پھیل جاتے ہیں:

إِذَا رَأَيْتَ الْمَطَرَ قَدْ قَحَطَ فَاعْلَمْ أَنَّ الزَّكَاةَ قَدْ مُنِعَتْ

وَإِذَا رَأَيْتَ السُّيُوفَ قَدْ عَرِيَتْ فَاعْلَمْ أَنَّ حُكْمَ اللهِ تَعَالَى قَدْ ضُيِّعَ فَانْتَقَمَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ،

وَإِذَا رَأَيْتَ الْوَبَاءَ قَدْ ظَهَرَ فَاعْلَمْ أَنَّ الزِّنَا قَدْ فَشَا

کہ (لوگوں کی جانب سے) زکوۃ روک لی گئی ہے، اور جب تم دیکھو کہ تلواریں برہنہ ہو گئیں ہیں (یعنی لوگ ایک دوسرے سے لڑنے کیلئے اسلحہ تاننے لگے ہیں) تو سمجھ لو کہ اللہ کا حکم (عدل و انصاف) ضائع کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے (خود ہی) انتقام لینے لگے ہیں اور جب تم دیکھو کہ وبائی

زنا کرنے والوں پر اللہ کا غضب:

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

عَلَى الزُّنَاةِ زنا کرنے والے(مردوں اور عورتوں)پر اللہ تعالیٰ کا شدید غصہ اور غضب نازل ہوتا

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى امْرَأَةٍ

تُدْخِلُ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ لِيَشْرَكَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَيَطَّلِعَ عَلَى عَوْرَاتِهِمْ اللہ تعالیٰ کا

میں سے نہیں، جس کے نتیجے میں وہ (ولد الزّنا) اُس قوم کے مالوں میں (بحیثیتِ وارث) شریک ہو جائے

زنا کرنے والوں کے چہرے پر آگ بھڑکے گی:

إِنَّ الزُّنَاةَ تَشْتَعِلُ وُجُوهُهُمْ

نَارًا

زنا کرنے والے پر قیامت کے دن اژدھا مقرر کیا جائے گا:

مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاشِ مُغِيبَةٍ قُيِّضَ لَهُ

ثُعْبَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

زنا عام ہو جائے تو اموات کی کثرت ہوتی ہیں:

خَمْسٌ بِخَمْسٍ، قَالُوا: يَا

رَسُولَ اللهِ وَمَا خَمْسٌ بِخَمْسٍ؟ قَالَ:مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ، وَمَا حَكَمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الْفَقْرُ، وَلَا ظَهَرَتْ فِيهِمُ الْفَاحِشَةُ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا طفَّفُوا الْمِكْيَالَ إِلَّا مُنِعُوا النَّبَاتَ وَأُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَلَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ

نے اِرشاد فرمایا: جو مُعاہدہ کی خلاف ورزی کرتی ہے اُس پر دشمن غالب آجاتا ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں اُن میں فقر و فاقہ پھیل جاتا ہے، جن لوگوں میں بے حیائی پھیل

ن کی پیداوار روک دی

جائے گی اور وہ قحط سالی کے شکار ہو جائیں گے اور جو لوگ زکوۃ روک لیں گے اُن پر بارش بند کر دی جائے

حضرت بُریدہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ إِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ، وَمَا ظَهَرَتْ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ، وَلَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا حَبَسَ اللهُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ جو قوم عہد و پیمان کو توڑ دے اُس کے درمیان قتل و قتال شروع ہو جاتا ہے، جس قوم میں بے حیائی ظاہر ہو جائے اُس پر اللہ تعالیٰ (کثرت سے) موت کو مسلّط کر دیتے ہیں

زنا شیطان کا پسندیدہ عمل ہے:

کارروائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

إنَّ إبْلِيْسَ يَبُثُّ جُنُودَهُ فِي الْأَرْضِ وَيَقُولُ لَهُمْ أَيُّكُمْ أَضَلَّ مُسْلِمًا أُلْبِسُهُ التَّاجَ عَلَى رَأْسِهِ فَأَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ مَنْزِلَةً

میں سے جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اُس کے سر پر تاج پہناؤں گا، پس شیاطین میں جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے وہ اِبلیس کے نزدیک سب سے زیادہ درجہ کے اعتبار سے قرب حاصل کرتا

لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى زَنَى

نِعْمَ مَا فَعَلْتَ